محمد اقبال نجمی

Marfat.com

اجازت

محمد اقبال نجمی

فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ

Marfat.com

1111 37

خوبصورت' دیدہ زیب اور

معیاری کتابوں کا

واحد مرکز

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

بار اول	:	۱۹۹۹ء
سرورق	:	قاضی اعجاز محور
پرنٹر	:	
قیمت	:	[redacted] روپے
کمپوزنگ	:	سجاد کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ فون ۸۲۲۵۰

تقسیم کار

- کلاسیک۔(چوک ریگل) دی مال۔لاہور
- سعید بک بینک۔ ارباب روڈ پشاور کینٹ پشاور
- القلم دار الاشاعت۔۱۱۔شان پلازہ بلیو ایریا۔اسلام آباد
- بیکن بکس گلگشت۔ملتان
- فروغ ادب اکادمی۔۱۰۸۔بی سیٹلائٹ ٹاؤن۔گوجرانوالہ

Marfat.com

بے نام محبتوں کے نام

Marfat.com

نام : محمد اقبال حسین
قلمی نام : محمد اقبال نجمی
تاریخ پیدائش : ۴جنوری ۱۹۵۳ء
جائے پیدائش : مدر چک پتوکی
تعلیم : ایم-اے
مسکن : ۸۸-بی سیٹلائٹ ٹاؤن-گوجرانوالہ

اعزازت:
پاکستان رائٹرز گلڈ انعام (۱۹۸۴ء)، مسعود کھدر پوش ٹرسٹ ایوارڈ (۱۹۹۰ء)
جنگ پبلشرز اور ہمدرد کتب خانہ کی جانب سے ایوارڈ (۱۹۹۴ء)
وزارت مذہبی امور کی جانب سے قومی سیرت ایوارڈ (۱۹۹۶ء)

مطبوعات:
(۱) عمروں وڈے دکھ (۱۹۸۳ء) (۲) ہم کلیاں ہم تارے (۱۹۸۴ء) (۳) قدم قدم آباد (رائٹرز گلڈ انعام یافتہ) (۱۹۸۴ء) (۴) سیرت حضورؐ دی (۱۹۸۵ء) (۵) تتلی بچہ پھول (۱۹۸۵ء) (۶) تم نم تارے (۱۹۸۵ء) (۷) سارے دیے جلا دو (۱۹۸۶ء) (۸) دھرتی میرا مان (۱۹۸۶ء) (۹) سوچ کے زاویے (۱۹۸۷ء) (۱۰) پھول اور بارود (ترتیب) (افغانستان جہاد کے پس منظر میں لکھی گئی منظومات) ۱۹۸۷ء (۱۱) آپؐ کی باتیں (۱۹۸۸ء) (۱۲) کھڑدے پھل (۱۹۸۸ء) (۱۳) سچے موتی (۱۹۸۸ء) (۱۴) تن وسّی وچ درد بلاواں (۱۹۸۹ء) (۱) ایہہ نئیں میرا پاکستان (مسعود کھدر پوش ٹرسٹ سے انعام یافتہ (۱۹۸۹ء) (۱۶) سک دی ڈالی (جنگ پبلشرز اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے ایوارڈ یافتہ) (۱۹۸۹ء) (۱۷) نعتیہ ہائیکو (۱۹۹۰ء) (۱۸) گوجرانوالہ کے اہل قلم (۱۹۹۱ء) (۱۹) آزادی کا سفر (ترتیب) جہاد کشمیر کے حوالے سے لکھی گئی منظومات) (۱۹۹۱ء) (۲۰) شکرانہ (۱۹۹۳ء) (۲۱) مہکاں ونڈدے بول (وزارت مذہبی امور کی طرف سے قومی سیرت ایوارڈ یافتہ (۱۹۹۴ء) (۲۲) محاوراتی غزلاں (۱۹۹۵ء) (۲۳) پاکستانی آزاد غزل (۱۹۹۶ء) (۲۴) اجازت

Marfat.com

حسن ترتیب

- محمد اقبالِ نجمی کی غزل گوئی ---- سید ماجد الباقری ۹ تا ۲۰

غزلیات

- تراکھویا ہوا رہنا مجھے اچھا نہیں لگتا ۲۱
- جس میں ہو گا کمال ابھرے گا ۲۳
- تم سے میرا کیا تھا رشتہ بھول گئے ۲۵
- کچھ اس طرح سے ہوا حادثہ محبت کا ۲۷
- لفظ کے ملبوس میں دل کی صدا زندہ رہی ۲۹
- لوٹ آئی ہیں رونقیں پھر سے ۳۰
- کچھ نہ کچھ تو خیال رکھتے ہیں ۳۱
- چاروں اور نظارے یہ جو بکھرے ہیں ۳۳
- کل تک جن کے ساتھ تھا ساقی ہاتھوں میں پیمانہ بھی ۳۵
- آؤ کچھ اہتمام کر دیکھیں ۳۶
- جن کو ملے نہ دہر میں رستے نشاط کے ۳۷
- مجھے حیران کر کے چھوڑ جائیں ۳۹
- کسی کی یاد چہرہ بن گئی ہے ۴۱
- لمحہ لمحہ ان بدلتی صورتوں کے شہر میں ۴۳
- تکلف چھوڑ دو ہم سے نگاراں ہم نہ کہتے تھے ۴۵
- جب کیا بس وعدہ فردا کیا ۴۶
- چاند چہرہ کس کا ہے روشنی کے ہالوں میں ۴۷
- شام ڈھلے جب شور تھمے تو چہرہ ماہتاب کھلے ۴۹
- پہلے کوئی رواج ہوتا ہے ۵۰
- میں نے تنہائی کے ہر لمحے میں سوچا اس کو ۵۱
- کچھ سہارے عجیب لگتے ہیں ۵۳
- خلوت نشین تو بھی کبھی محفلوں میں آ ۵۵
- یہ جھگڑا دیکھنا اچھا نہیں ہے ۵۷
- ایک پردہ میرے اس کے درمیاں ہو کر رہا ۵۹
- خود سے جو باخبر نہیں ہوتے ۶۰
- اک ذرا دیر کو منظر سے ہٹا دیتا ہے ۶۰
- سائے جو غم گسار تھے مجھ سے بچھڑ گئے ۶۱
- میری سوچوں کو وہ گلزار بنا جاتی ہے ۶۲

Marfat.com

○ کوئی خوبی جو پاس ہوتی ہے	۶۳
○ جب وفا کی جھیل میں جم جائے کائی ہر طرف	۶۵
○ اونچی بستی میں کوئی جب کم نظر پیدا ہوا	۶۷
○ اس طرح سے پیار میرا شوق کے ساگر میں ہے	۶۸
○ کس قدر تیز وار کرتے ہیں	۶۹
○ تم کو عادت پڑ گئی ہے جانے کیوں تکرار کی	۷۰
○ خواب وادی ہیں ملے اس کی ہی تنویر مجھے	۷۱
○ چپ ہوئیں شہنائیاں تو اس سے کیا	۷۳
○ ڈھل گیا سورج تو سایے کی روا بخشی گئی	۷۵
○ شہر کو آئینوں نے گھیرا ہے	۷۷
○ زندگی کو ہجرتوں میں کاٹنا آسان تھا	۷۹
○ میرا اس سے جو رابطہ ٹوٹا	۸۱
○ اس شہر بے ثبات کے میلے کو دیکھنا	۸۳
○ ختم کرنا نہ تم دوستی کا سفر	۸۵
○ چاندنی کے دیار میں رہنا	۸۷
○ آج کا آدم کس الجھن میں الجھا ہے	۸۹
○ اک تمنا تھی ضرورت جو بنی جاتی ہے	۹۰
○ شعور ذات کو یوں کر کے باوقار چلے	۹۱
○ نئی رتوں کی سبھی لے کے آس کھیتوں میں	۹۳
○ یوں ہی اگر زنجیر کرو گے سوچوں کو	۹۵
○ چپ سا بیٹھا ہے وہ صدا کر کے	۹۷
○ اک خواب کی طرح ہے حقیقت نہیں رہی	۹۹
○ مسافر ہوں پریشانی بہت ہے	۱۰۱
○ کون سا گھر ہے بتاؤ مرے گھر سے روشن	۱۰۳
○ گیت بن کر لبوں پہ گونجوں گا	۱۰۵
○ آنکھ کھلتے ہی مری قید سے بھاگا کیسے	۱۰۷
○ نظر میں اس کی رہوں گا خبر جو رکھتا ہے	۱۰۹
○ جستجو میں کمی جو پاتا تھا	۱۱۱
○ یاد آئی جو تری تیرے چلن یاد آئے	۱۱۳
○ تجھ کو اپنا جو ہم زباں کر کے	۱۱۵
○ جب بہاروں میں پھول مہکیں گے	۱۱۷
○ جیت جائیں تو شان ہوتی ہے	۱۱۹

Marfat.com

○ نوں میں پار جو سیل چناب میں نے کیا ۱۲۱
○ مرا دل بھی کبھی شہر وفا تھا ۱۲۲
○ مجھے نہ بہلا اے خود فریبی میں جانتا ہوں ثواب تیرا ۱۲۳
○ اسے اک بار ملنا چاہتا ہوں ۱۲۵
○ دلوں میں ہر گھڑی کھٹکا جہاں بیدار ہوتا ہے ۱۲۷
○ چھوڑ کر سب چل دیئے گردشوں کی بھیڑ میں ۱۲۹
○ دل کے گھاؤ یوں بھر دیئے کس نے ۱۳۱
○ تم دل کی باتیں کہنے سے کیوں نجمی یوں گھبراتے ہو ۱۳۳
○ ترے بن مجھ کو جینا آگیا ہے ۱۳۵
○ کب سے دھڑکا ہے یہی دل کو لگا رہتے میں ۱۳۷
○ کسی کے حسن سوال میں ہوں ۱۳۹
○ یہ کس کی چاہت کا نور پھیلا مری محبت کے گلستاں میں ۱۴۱
○ میرے دل کا بوجھ ہلکا تم ذرا ہونے تو دو ۱۴۳
○ تعلق کی گرہیں جو درمیاں ہیں ۱۴۵
○ پھول کھلنے دے یہاں درد کے آنسو لے جا ۱۴۶
○ کون اترا زندگی کی جھیل میں ۱۴۷
○ اس لئے محفوظ اب تک یہ جنوں کے شر سے ہے ۱۴۸
○ محبوب جو رکھتے ہیں روایات کہن کو ۱۴۹
○ کھلے تبسم ہوں یہ تیرے نظر سے چھلکے تری سویرا ۱۵۱
○ مجھ پہ ایک جادو سا اس کا پیار کر دے گا ۱۵۳
○ بنے تھے خواب جو میں نے سہانے مل گئے ہیں ۱۵۵
○ آرزو کی فصل بوئی جب بنام زندگی ۱۵۷
○ آپ نے تو آج کا اخبار دیکھا ۱۵۹
○ وہ جو خود سے بے خبر ہے' وہ خبر کیا لائے گا ۱۶۱
○ کاش ہوتے ہم میں اتنے حوصلے ۱۶۳
○ نظر کی جنبشوں سے جو دلوں کا حال پڑھتے ہیں ۱۶۵
○ دن کی محنت ہی یہاں پر جب لہو ہونے لگی ۱۶۷
○ وہ تحریریں سدا مہکی رہیں ۱۶۸

منظومات

○ پہچان ۱۷۱
○ غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷۳
○ اجازت ۱۷۵

Marfat.com

○ تاج محل ۱۷۶
○ فاصلوں کی سرحدیں ۱۷۷
○ ارتقا ۱۷۹
○ زیتون کی شاخیں ۱۸۱
○ ایک لمحے کی قید میں ۱۸۳
○ سوال ۱۸۵
○ نئے سفر کے بعد ۸۷
○ شہر بے اماں کیلئے ۱۸۹
○ منزل ۱۹۱
○ سو جاؤ تم ۱۹۳
○ پروین شاکر کے لئے ایک نظم ۱۹۵
○ خوبصورت لگے گی یہی زندگی ۱۹۷
○ آج صحن گلشن کو ایسے کچھ پرندوں کی کس قدر ضرورت ہے ۱۹۹
○ یہ فکر میری ۲۰۱
○ بہاروں میں ۲۰۳
○ آئینہ ۲۰۴
○ سفر آغاز کرتے ہیں ۲۰۵
○ روپہلی کرنیں ۲۰۶
○ ہوا کہہ رہی تھی ۲۰۷

○

Marfat.com

محمد اقبال نجمی کی غزل گوئی

سید ماجد الباقری

اردو ادب میں غزل کی روایت برگد کی طرح زمین تفکر و اظہار میں پاتال تک اتری ہوئی ہے۔ گرمی' سردی' برسات' آندھی اور نظریاتی طوفانوں کے باوصف قائم ہے۔ ہر سال نئی نئی کونپلوں' پھول پھل اور پتوں کو نمایاں کر کے خلق خدا کے جذبات و محسوسات اور فکر و فلسفہ کے لیے بارش میں چھتری اور گرمیوں میں قدرتی سائبان کا کام دیتی رہتی ہے۔ درختوں میں جس طرح برگد اپنی خداداد خوبیوں کی وجہ سے دوسرے پیڑوں سے مختلف اور ممیز ہے غزل بھی اصناف سخن میں ایک منفرد اور ممتاز دائمی قدر و قیمت کی متحمل ثابت ہوئی ہے۔ غزل سے متعلق یہ اظہار ابتدا میں اس لیے کر رہا ہوں کہ مجھے گوجرانوالہ کے احباب نے محمد اقبال نجمی کی غزلوں کے مجموعہ "اجازت" کا پیش لفظ لکھنے کا حکم دیا ہے۔

تنقیدی نقطہ نگاہ سے (۱) فلسفیانہ تنقید (۲) کلاسیکی (۳) تاریخی (۴) سماجیاتی (مارکسی) (۵) سوانحی (۶) نفسیاتی (۷) اسطوری (۸) تاثراتی (۹) اخلاقی اور (۱۰) ثقافتی رجحانات کی روشنی میں عہد آفریں تجزیہ کار اس مجموعے پر نقد و تبصرہ کا حق اپنی پسند و ناپسند کے مطابق ادا کریں نہ کریں میں "اجازت" میں شامل غزلوں کی بنیاد پر محمد اقبال نجمی کی اجتماعیت اور انفرادیت پر اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں تاکہ قاری کسی مرحلے پر گم راہ نہ ہو جائے اس لیے سب سے پہلے غزل کاری سے متعلق ڈاکٹر جمیل جالبی صدر نشین مقتدرہ قومی زبان کی تحریر کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جسکی تائید محمد اقبال نجمی کی شاعری سے ہوتی ہے۔

غزل کی روایت بڑی ظالم چیز ہے کوئی غزل گو شاعر اس سے دامن بچا کر نہیں گزر سکتا۔ لیکن اگر وہ روایت کے چنگل میں پھنس گیا تو ان ہی باتوں دہرانے لگے گا جو اس سے کہیں بہتر طریقے پر پرانی نسل کے شعراء کہہ چکے ہیں ہمارے سامنے ایسے لاتعداد شعراء ہیں جو مسلسل غزل کہہ رہے ہیں لیکن ان کی غزل سن کر یا پڑھ کر نہ صرف طبیعت مکدر ہو جاتی ہے بلکہ غزل کے باسی پن سے کفن و کافور کی بو آتی ہے برخلاف اس کے وہ غزل گو جو روایت کا شعور حاصل کر کے اسے اپنے چاروں طرف پھیلی ہوئی زندگی سے ہمکنار کر دیتے ہیں ان کی غزل کی

Marfat.com

جاذبیت سننے والوں کو پر کیف کر دیتی ہے۔"

"اجازت" کے پڑھنے والوں کو غزلوں کے دوران میں محسوس ہو گا کہ ان سے کفن و کافور کی بو نہیں آتی بلکہ چاروں طرف پھیلی ہوئی زندگی کے کیف و کم کی خوشبو مبہوت کر رہی ہے۔ محمد اقبال نجمی کی غزل زندگی کی اہم عکاس بن کر ابھری ہے اس میں غم جاناں سے غم دوراں تک کے مسائل کے ساتھ ساتھ کلاشنکوف کلچر کے سیاسی اور سماجی تغیرات کا پر تو بھی نظر آتا ہے۔

اس صدی کے اواخر میں اکثر دانشور اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ روئے زمین پر امن و سکون اور تہذیب و تمدن کے فروغ کے لیے جملہ اعمال و افعال کے ساتھ ساتھ تصوف کا احیاء سائنسی اور اجتہادی بنیادوں پر بہت ضروری ہے یہی وہ عمل ہے جس سے مادہ پرستی کے رجحانات کو نہ صرف بڑھنے سے روکا جا سکتا ہے بلکہ پسپا کیا جا سکتا ہے غیر اسلامی ممالک میں اسلامی فکر و فلسفہ پر عمل پیرا ہونے کی لہر بھی دراصل تصوف ہی کی پہلی سیڑھی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ جہاں جہاں اسلام ہے اور تصوف نہیں ہے ان کا حال ان اقوام سے بھی برا ہے جو مسلمان نہیں ہیں۔ دولت کی فراوانی' اقتدار کی چاہ' عیاشی' خوبصورت خواتین کا تعاقب' نابالغ بچوں اور بچیوں کا اغواء قتل' اسراف' احتکار' مہنگائی میں اضافہ کرنا' قریب قریب جامع مسجد تعمیر کرنا اور دوسرے مسالک کو برا بھلا کہنا ایسے غیر اسلامی شعائر ہیں۔ جن سے اسلامی رواداری اور قومی اتحاد کے خاتمے اور مسلمانوں کی تباہی آثار رونما ہونے لگے ہیں اس تباہی سے مصنوعی مسلمان تو تباہ ہو سکتے ہیں لیکن اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہے اسلام تو دین فطرت ہے جسے رب العالمین ہر کربلا کے بعد بھی زندہ رکھتا ہے۔

محمد اقبال نجمی نے نعتیہ ہائیکو اور نعتیں بھی خوب کہی ہیں۔ انکی شاعری میں قنوطیت نام کو بھی نہیں ہے رجائی انداز فکر اور شاعرانہ رویے کی وجہ سے انہیں "جدید صوفی شاعر" کہا جا سکتا ہے انہوں نے اپنے اشعار میں ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے جو اسلامی شعائر اور نظریات سے متصادم ہو۔ ہو سکتا ہے انکے اس رویے کی دیکھا دیکھی دوسرے شعراء بھی اس اسلوب کو اپنائیں اور بالخصوص اسلامی ممالک میں اور غیر اسلامی ممالک میں توحید باری کے ساتھ

Marfat.com

ساتھ حقیقی خوف خدا کی لہر دوڑ جائے اور غریبی امیری کا قضیہ ختم ہو جائے۔ ان کی صناعی یہ ہے کہ نصابی طرز اظہار کے شعراء کی طرح احادیث نبوی و قدسی آیات و براہین کا ہو بہو ترجمہ نہیں کرتے بلکہ مفاہیم کو اسلوب کی کٹھالی میں تیز آنچ پر تپاتے ہیں اور ترسیل کے سانچے میں ڈھال کر ابلاغ کا مسئلہ پیدا نہیں ہونے دیتے۔ بیشتر اشعار میں وہ تخلیقی سے زیادہ تعمیری اور تخیل و تصور سے زیادہ تجربہ اور مشاہدے سے کام لیتے ہیں ان کی تمام تر توجہ خارجی ماحول کے تغیر اور تبدل اور اس میں زندہ رہنے کے مسائل سے نبرد آزما ہونے میں مصروف دکھائی دیتی ہے۔

رک گیا ہے سفر اجالے کا
پیار کو رنجشوں نے گھیرا ہے

سوچتا ہوں کر دیے پورے تقاضے پیار کے
اک تبسم بانٹ کر ان غم زدوں کی بھیڑ میں

برفاب موسموں میں اتارے ہیں آفتاب
صیقل کیے ہیں ہم نے پراگندہ آئینے

میلا کر دیں گے روپ جیون کا
سبز پیڑوں کو جو بھی کاٹیں گے

لائے ہو کس لیے یہ تبسم کی ڈالیاں
تحفے میں پھول دینے کی عادت نہیں یہاں

Marfat.com

جن کی امید بھی نہیں ہوتی
کام وہ اشتہار کرتے ہیں

پتی پتی ہو کے بکھرا میں ہوا کے دوش پر
پھر بھی خوشبو کی طرح میری انا زندہ رہی

اس لیے میں نفرتوں کی کھیتیاں بوتا نہیں
میرے ہونٹوں کو محبت کی صدا بخشی گئی

اس مجموعے میں شامل وہ غزل جس کا مطلع ہے:

ترا کھویا ہوا رہنا مجھے اچھا نہیں لگتا
یہ بام و در کا سناٹا مجھے اچھا نہیں لگتا

محمد اقبال نجمی کی صاف گوئی اور پسند و ناپسند کی پوری طرح عکس ریزی کرتی ہے ان کی غزلوں میں بدلتی ہوئی اقدار، اخلاقی پستی، شعائر اسلام سے دوری، نظریاتی کشمکش، معاشرے میں بڑھتی ہوئی لادینیت، سیاسی و معاشی عدم استحکام، تعلیمی گراوٹ، روحانی زوال، جنسی انارکی اور زر، زمین، زن کی وجہ سے پیدا ہونے والی بے چینی، بے روزگاری اور بے سکونی کے ادراک نے شدت احساس میں گرمی اور تیزی پیدا کر دی ہے ان کی رومانی شاعری گل و بلبل، لب و رخسار، شمع پروانہ، وصل و فراق، بوس و کنار، عشوہ و غمزہ کی فرضی داستانوں کو دہرانے کے بجائے خودی اور خوداری کی قابل قدر فضا پیدا کرتی ہے معاملات حسن و عشق میں بھی ان کا لہجہ متین اور شائستہ ہے جو جذبات کو برانگیختہ نہیں کرتا اور ایک طرح سے غزل میں بھی اسلامی اخلاقیات کا پہلو نمایاں ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

روشنی پیار سے کرو حاصل
روشنی حق کا استعارہ ہے

Marfat.com

چراغ آشنائی جل اٹھا ہے
حسیں لمحوں میں کھونا چاہتا ہوں

ہم ہیں شامل اسی قبیلے میں
روشنی سے جو پیار کرتے ہیں

وقت مقرر کرتا ہے جو نیکی کا
اس کے سمجھو سارے کام ادھورے ہیں

کیا ہے مل کے دلوں نے یہ کس سلیقے سے
بیاضِ دل پہ رقم ضابطہ محبت کا

منہ سے جس کو حرام کہتے ہیں
دل سے اس کو حرام کر دیکھیں

مرا مسلک جدا ہے دوسروں سے
مجھے میراث قربانی بہت ہے

اپنی پہچان مٹ گئی تبھی
جونہی وحدت کا آئینہ ٹوٹا

میں نے دل کی روشنی میں یہ صحیفہ تھا پڑھا
پیار کی ہر دلکشی اخلاص کے جوہر میں ہے

Marfat.com

جن زمینوں کا رزق بچھو گے
ان زمینوں سے کال ابھرے گا

سب حسیں لفظوں کی لہریں اپنا رستہ کھو گئیں
شور بڑھنے سے فضا میں یہ اثر پیدا ہوا

نجمی کی غزلوں میں ان کا عہد بولتا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ منفی رجحانات پر تنقید کرتے ہیں اور مثبت قدروں کا احساس دلاتے ہیں اور ایک روشن مستقبل کی طرف دعوت سفر دیتے ہیں۔

مجھ کو شبیر کی مانند سفر کرنا ہے
لاکھ پڑتا ہے اگر کرب و بلا رستے میں

پھول سچ کے کھل اٹھیں گے عارض و رخسار پر
رسم شبیری کبھی دل سے ادا ہونے تو دو

سفر آسان ہوتے ہیں مسافر کے سلیقے سے
بناؤ قافلے، رہبر ہزاروں ہم نہ کہتے تھے

یہ فضا ذائقہ بدل دے گی
ایک روٹھے کو جب مناؤں گا

کڑوی باتیں نہ تم کرو ایسے
ان فضاؤں میں زہر گھلتا ہے

Marfat.com

بڑھے گی پھر مقدر کی سیاہی
گیا احساس جب سود و زیاں کا

کس لیے بیٹھا ہے اب تو اپنی آنکھیں موند کر
تیری نیت کے مطابق جب ثمر پیدا ہوا

سب کے آگے دیکھتا ہوں خواہشوں کے گرد بار
دے رہا ہوں کب سے میں اس کی دہائی ہر طرف

محمد اقبال نجمی کی شاعری ترقی پسندوں کے منشور سے بالکل مختلف ہے لیکن عصری تقاضوں کے عین مطابق ہے ان کے ہاں روایتی رنگ تغزل سے بیزاری اور جدیدیت سے بے جالگاؤ کی کوئی کیفیت نہیں بلکہ ایک شائستہ سلامت روی اور اعتدال پسندی ہے جس کی وجہ سے کلام میں ایسا توازن اور تناسب جلوہ گر ہوا ہے جو ذہنوں کو نئے نئے منطقوں میں لے جاتا ہے اور متاثر کرتا ہے جدید حسیت کی چند مثالیں۔

ترس کے رہ گئی اب تو زمین پانی کو
کسان کاٹتے دیکھے ہیں پیاس کھیتوں سے

دور حاضر میں کتنا مشکل ہے
آدمی کا قطار میں رہنا

چھینی ہیں اس سے وقت نے معصوم شوخیاں
گرمی میں پانی بیچتے بچے کو دیکھنا

Marfat.com

بک گیا سامان گھر کا مفلسی آئی مگر
مسکراہٹ، دل لگی، بوئے حنا زندہ رہی

جسے خود کاٹ کر آنگن میں بھرلوں
میں ایسی فصل بونا چاہتا ہوں

تم اندھیروں کی بات مت چھیڑو
روشنی کا خیال ابھرے گا

آج کل کوئی ملک ایسا نہیں جہاں اردو نہ بولی جا رہی ہو یا جہاں اردو شاعری نہ ہو رہی ہو جب یونیسکو کے زیر اہتمام کی جانے والی رپورٹ یہ انکشاف کرتی ہے کہ اردو دنیا بھر میں بولی جانے والی دوسری سب سے بڑی زبان ہے جب کہ انگریزی تیسرے نمبر پر اور چینی پہلے نمبر پر بولی جانے والی سب سے بڑی زبان ہے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ اردو شاعری چینی شاعری سے بھی زیادہ مقبول ہے۔ اردو غزل بھی خوب کہی جا رہی ہے لیکن بیشتر شاعری سے علاقے کا تعین نہیں ہو پاتا جب کہ محمد اقبال نجمی کی شاعری کے سرسری مطالعے ہی سے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ ایک پاکستانی شاعر کا کلام ہے اس انفرادیت کو برقرار رکھنے کے لیے اور حب وطن کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے انہوں نے بہت کچھ کہا ہے۔ ان کے اس جذبہ کی جھلک ان کی غزل میں بھی ملتی ہے جہاں انہوں نے وطن کے لیے گلشن اور گھر کا استعارہ استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر:

کس طرح اس کو ہواؤں کے حوالے کر دوں
یہ مرا گھر ہے اسے کرنا ہے تعمیر مجھے

Marfat.com

جس گلشن کو اپنے خون سے سینچا تھا
اس کے مالی اس کا رقبہ بھول گئے

میں اسے چھوڑ کے جا سکتا ہوں کیسے نجمی
گھر کا ماحول کرے کتنا ہی دلگیر مجھے

خلل جن کے ہے ذہنوں میں وہ کرتے ہیں پراگندہ
مری اس پاک دھرتی کو سدا اپنی نحوست سے

اس گلشن میں پیار ہوائیں چلنے دو
پھول کھلیں تو چہرہ اچھا لگتا ہے

محمد اقبال نجمی نے پاکستانی معاشرے میں زندہ و پائندہ انسانی رشتوں ماں بیٹی' باپ اور بیٹے کو بھرپور تخلیقیت کے ساتھ برتا ہے جیسے:

پھیر لیں سب نے نگاہیں وقت مشکل جب پڑا
میرے حق میں میری ماں کی بس دعا زندہ رہی

جنھوں نے وقت کے دھاروں کو بدلا
انہیں کن ماؤں نے نجمی جنا تھا

لب پہ میرے آگئی اس دم دعائے مہرباں
غم زدہ جب باپ دیکھا بیٹیوں کی بھیڑ میں

Marfat.com

ناز ہے اہل وطن کو بھی انہی بیٹوں پر
جا کے پردیس جنھیں اپنا وطن یاد آئے

دکھوں کو پال یہاں پٹیاں سمجھ کر تو
کوئی تو ساتھ ترے تیرا غمگسار چلے

اسی طرح جدید لفظیات کا بھی ایک ذخیرہ ہے جسے اقبال نجمی نے فراخ دلی سے استعمال کیا ہے۔ محمد اقبال نجمی کا انداز بیاں انتہائی سادہ سلیس اور رواں دواں ہے وہ بعض جدید شعراء کی طرح تشبیہات اور استعارات و علامات کے ذریعے سے شعر کو چیستاں نہیں بناتے ان کے بیشتر اشعار مشکل ترین صنف سخن سہل ممتنع کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں اور پہلی ہی خواندگی میں یاد ہو جاتے ہیں مثلاً

روز ہم اس لیے نہیں ملتے
روز ملتے عجیب لگتے ہیں

آؤ کچھ اہتمام کر دیکھیں
کوئی نیکی کا کام کر دیکھیں

کس قدر تیز وار کرتے ہیں
حادثے جب شکار کرتے ہیں

کچھ نہ کچھ تو خیال رکھتے ہیں
رابطہ وہ بحال رکھتے ہیں

Marfat.com

جستجو میں کمی جو پاتا تھا
تیز قدموں کو میں اٹھاتا تھا

عمر بھر ساتھ بھی نبھا جانا
عمر بھر انتظار میں رہنا

دن نکلنے کی دیر ہے نجمی
میری بستی کے لوگ جاگیں گے

دودھ پیتے جو اپنی ماؤں کا
ان زمینوں کو آسماں کرتے

مرحلے بے یقینی کے آتے رہے
رک نہ پایا مگر روشنی کا سفر

کوئی خوبی جو پاس ہوتی ہے
خامیوں کا لباس ہوتی ہے

لوگ رکھتے ہیں رابطہ ان سے
جن کے دل میں مٹھاس ہوتی ہے

Marfat.com

رک گیا ہے سفر اجالے کا
پیار کو رنجشوں نے گھیرا ہے

جسے دھندلا دیا ہو آئینے نے
وہ چہرہ دیکھنا اچھا نہیں ہے

ذرا سی دیر کو آئیں وہ لیکن
نظر کے پھول کھلتے چھوڑ جائیں

کہاں حرف تسلی بانٹتے ہیں
مرے مہمان صدمے چھوڑ جائے

جسے سب زندگی کہتے ہیں نجمی
وہی آواز نوحہ بن گئی ہے

Marfat.com

○

ترا کھویا ہوا رہنا مجھے اچھا نہیں لگتا
یہ بام و در کا سناٹا مجھے اچھا نہیں لگتا

ہمیشہ صاف گوئی ہی رہی پیش نظر میرے
کوئی منظر بھی ہو دھندلا مجھے اچھا نہیں لگتا

حقیقت سامنے لاؤ نکالو خوش گمانی سے
سرابوں میں سفر کرنا مجھے اچھا نہیں لگتا

اگرچہ حادثے اس میں برابر ساتھ چلتے ہیں
تری دہلیز سے اٹھنا مجھے اچھا نہیں لگتا

اجالے میں بھی لاؤں گا مگر خورشید کی صورت
چراغوں کی طرح جلنا مجھے اچھا نہیں لگتا

کبھی اس کے تغافل پر بڑا ہی پیار آتا ہے
کبھی یہ پیار کا جھونکا مجھے اچھا نہیں لگتا

Marfat.com

بچھڑ کر اپنے پیاروں سے حصولِ مال کی خاطر
پرائے دیس میں جانا مجھے اچھا نہیں لگتا

ہوا کا رخ جدھر دیکھا ادھر موڑا سفینے کو
ترا اقدام ہے اچھا مجھے اچھا نہیں لگتا

مداوا ہو سکے جن کا انہی باتوں سے ہی نجمی
جبیں کا پرشکن ہونا مجھے اچھا نہیں لگتا

Marfat.com

○

جس میں ہو گا کمال ابھرے گا
بن کے وہ اک مثال ابھرے گا

جتنی اونچی کرو گے دیواریں
اتنا دل میں ملال ابھرے گا

تم اندھیروں کی بات مت چھیڑو
روشنی کا خیال ابھرے گا

جن زمینوں کا رزق چھینو گے
ان زمینوں سے کال ابھرے گا

حرص زر کے جو سانپ کچلو گے
پھر زمینوں سے مال ابھرے گا

نقش چاہت کا جو بھی چھوڑو گے
صورتِ اندمال ابھرے گا

Marfat.com

ایسے ہونٹوں کو وہ پرو دیں گے
جن پہ حرفِ سوال ابھرے گا

ہجر موسم کا ڈوبتا لمحہ
لے کے جانِ وصال ابھرے گا

میری محنت کا چاند بھی نجمی
لے کے شانِ جمال ابھرے گا

Marfat.com

○

تم سے میرا کیا تھا رشتہ بھول گئے
اپنے ہونٹوں کا وہ نغمہ بھول گئے

پیار کی ساری باتیں جیسے خواب ہوئیں
تیری یاد کے جگنو رستہ بھول گئے

کتنی بار پکارا میں نے چاہت سے
تم نہ آئے اپنا وعدہ بھول گئے

تعبیروں کا ساحل ہاتھ میں آتے ہی
گردابوں میں گزرا لمحہ بھول گئے

ایسے کھوئے حسن کی بھول بھلیوں میں
بے خود ہو کر اپنا قبلہ بھول گئے

ہم وہ حیلہ جو ہیں لگ کر باتوں میں
اپنے بدن کا زخم بھی تازہ بھول گئے

Marfat.com

ہم کو تو آزار ہوس کا لے ڈوبا
سینے پر آویزاں تمغہ بھول گئے

سکوں کی اس دوڑ نے یوں برباد کیا
آئینہ تو دیکھا چہرہ بھول گئے

جس گلشن کو نجمی خون سے سینچا تھا
اس کے مالی اس کا رقبہ بھول گئے

Marfat.com

○

کچھ اس طرح سے ہوا حادثہ محبت کا
نظر اٹھی تو چلا سلسلہ محبت کا

یہ خود بخود ہی تراشے ہے منزلیں اپنی
بنائے بنتا نہیں راستہ محبت کا

کیا ہے مل کے دلوں نے یہ کس سلیقے سے
بیاضِ دل پہ رقم ضابطہ محبت کا

ہمیں بھی جانِ تمنا کبھی بتا دینا
کہ تم نے کیسے چنا مشغلہ محبت کا

چمک اٹھے ہیں دیے کس لئے سرِ مژگاں
ابھی تو آیا نہیں مرحلہ محبت کا

رہِ وفا میں اٹھائے نہیں ستم جس نے
وہ کیسے جان سکے حوصلہ محبت کا

Marfat.com

اگر ملی کبھی فرصت حوادث و غم سے
کریں گے بیٹھ کے ان سے گلہ محبت کا

ہمارے ساتھ چلو جذبۂ یقیں لے کر
ہے راہِ عشق فقط دائرہ محبت کا

وہ ناشناس ہے حرفِ خلوص سے نجمی
جو دے رہا ہے مجھے واسطہ محبت کا

Marfat.com

لفظ کے ملبوس میں دل کی صدا زندہ رہی
سچے جذبوں سے لکھی روشن کتھا زندہ رہی

پتی پتی ہو کے بکھرا میں ہوا کے دوش پر
پھر بھی خوشبو کی طرح میری انا زندہ رہی

بک گیا سامان گھر کا مفلسی آئی' مگر
مسکراہٹ' دل لگی' بوئے حنا زندہ رہی

پھیر لیں سب نے نگاہیں وقت مشکل جب پڑا
میرے حق میں میری ماں کی بس دعا زندہ رہی

معتبر تو بس وہی ہے اس جہاں کی بھیڑ میں
ابتلا کے دور میں جس کی حیا زندہ رہی

وقت وعدہ آ گیا پھر بھی ہے اس کا انتظار
جسم ٹھنڈا ہو گیا پر چشم وا زندہ رہی

وہ ملا تو تشنگی کچھ اور نجمی بڑھ گئی
وسوسوں کی ذہن میں ہر دم بلاٗ زندہ رہی

Marfat.com

لوٹ آئی ہیں رونقیں پھر سے
دل نے پائی ہیں چاہتیں پھر سے

صحن گلشن میں آج دیکھی ہیں
کچھ گلابوں سی صورتیں پھر سے

ان سے ملنے کا راستا پا کر
سر اٹھاتی ہیں خواہشیں پھر سے

ہم مٹائیں گے تشنگی دل کی
مل ہی جائیں گی قربتیں پھر سے

ان کے آنے کی جب خبر ہو گی
جل اٹھیں گی یہ مشعلیں پھر سے

نغمے بکھریں گے ان فضاؤں میں
پیار کی ہوں گی بارشیں پھر سے

وہ تبسم بکھیر کر نجمی
بانٹ جائیں گے نکہتیں پھر سے

Marfat.com

○

کچھ نہ کچھ تو خیال رکھتے ہیں
رابطہ وہ بحال رکھتے ہیں

جانتے ہیں وہ دوستی کرنا
اس میں جو اعتدال رکھتے ہیں

ظرف عالی ہے کس قدر ان کا
سب کی باتیں سنبھال رکھتے ہیں

ہو میسر انہیں سکوں کیسے
جو کہ ماضی سا حال رکھتے ہیں

بات پہنچے گی کیا نتیجے پر
ایک پردہ وہ ڈال رکھتے ہیں

آج کے لوگ آستینوں میں
کتنے سانپوں کو پال رکھتے ہیں

Marfat.com

بدلے بدلے ہیں آپ کے تیور
آپ دل میں ملال رکھتے ہیں

روشنی کی قبا وہ پہنیں گے
جو ہنر میں کمال رکھتے ہیں

ان کو سمجھو نہ پارسا نجمی
پاس اپنے وہ جال رکھتے ہیں

Marfat.com

○

چاروں اور نظارے یہ جو بکھرے ہیں
ان پلکوں پر آ کر دستک دیتے ہیں

آنکھ کے پیچھے گھپ اندھیرا رہتا ہے
آنکھ کے آگے کتنے منظر سجتے ہیں

گاہے گاہے بارش تو ہو جاتی ہے
دل دریا یہ پھر بھی سوکھے رہتے ہیں

ہر اک کھیل میں حصہ لینا جائز ہے
لیکن اس سے اندیشے بھی بڑھتے ہیں

بانٹ رہا ہے اپنی شاخیں لوگوں میں
پیار کے نم سے خالی اس کے ریشے ہیں

جس کے ہاتھ میں ہاتھ ہمارا ہوتا ہے
اس کے ساتھ تو اچھے لوگ ہی چلتے ہیں

Marfat.com

چاہے کوئی نام بھی رکھو اس کا تم
جتنے اچھے نام ہیں اس پر سجتے ہیں

اس کے پاس اب بھیڑ لگی ہے لوگوں کی
اک پتھر سے پیار کے چشمے پھوٹے ہیں

وقت مقرر کرتا ہے جو نیکی کا
اس کے نجمی سارے کام ادھورے ہیں۔

Marfat.com

کل تک جن کے ساتھ تھا ساقی ہاتھوں میں پیمانہ بھی
ان لوگوں سے پھیر چکا ہے آنکھیں آج زمانہ بھی

کس کو منزل جان کے ٹھہرے یہ تو تیری مرضی ہے
تیرے رستے میں ہیں دونوں کعبہ بھی بت خانہ بھی

دیکھئے میرے دل کی اب وہ کیسی حالت کرتا ہے
اس کے پاس ہیں تیر بھی وافر اس کا پاک نشانہ بھی

ہنگاموں کا وہ عادی ہے' کچھ تکلیف تو ہونا تھی
آتے آتے آ جائے گا راس اسے ویرانہ بھی

میری ذات کا عکس ملے گا ان پھیکی تحریروں میں
جیسے ہے بے ربط سا جیون ویسا ہے افسانہ بھی

ایک ہی سوچ کہانی کب سے ہر اک ذہن میں پلتی ہے
شمع جب جل اٹھتی ہے کیوں آ جائے پروانہ بھی

دونوں کام ہیں کرتے نجمی اپنے اپنے حصے کا
ساتھ ساتھ ہی چلتے جائیں دنیا بھی دیوانہ بھی

Marfat.com

آؤ کچھ اہتمام کر دیکھیں
کوئی نیکی کا کام کر دیکھیں

منہ سے جس کو حرام کہتے ہیں
دل سے اس کو حرام کر دیکھیں

زندگی کی یہ چار گھڑیاں ہم
چاہتوں کے ہی نام کر دیکھیں

گھٹ کے رہنا بڑا اجیرن ہے
تشنگی کو ہی عام کر دیکھیں

ہو گئی اب مسافرت مشکل
اس کٹہرے میں شام کر دیکھیں

کیوں نہ اس مصلحت کے پہرے کا
آج ہم اختتام کر دیکھیں

دوستوں سے ہے دوستی نجمی
دشمنوں کو بھی رام کر دیکھیں

Marfat.com

○

جن کو ملے نہ دہر میں رستے نشاط کے
ان کو بدلنے پڑ گئے سوچوں کے زاویے

جس نے کیا ہے تلخیِ دوراں کا سامنا
کندہ جبینِ وقت پر اس کے ہیں تذکرے

شب خون مارا پھر سے اندھیروں نے اس جگہ
ٹھہرے تھے جس جگہ پہ ضیاؤں کے قافلے

برفاب موسموں میں اتارے ہیں آفتاب
صیقل کیے ہیں ہم نے پراگندہ آئینے

تجدیدِ صبحِ شوق اجالا کرے گی کیا
ہر سو شبِ فراق نے کھینچے ہیں دائرے

ہم نے پرائی آس پہ تکیہ نہیں کیا
اپنے لہو سے ہم نے سجائے ہیں رت جگے

Marfat.com

دونوں طرف سے زور لگایا گیا بہت
کم ہو سکے نہ پھر بھی جدائی کے فاصلے

ہوتے ہی شام وہ تو عبارت بدل گئی
کل صبح جس پہ ہم نے چڑھائے تھے حاشیے

جن پنچھیوں کو نجمی اڑانوں کا شوق تھا
ان کے ہوا کے دوش پہ بکھرے ہیں گھونسلے

Marfat.com

○

مجھے حیران کرکے چھوڑ جائیں
مرے رہبر اندھیرے چھوڑ جائیں

بتاؤ یہ کبھی دیکھا سنا ہے
ہوائیں دیپ جلتے چھوڑ جائیں

گواہی ہے کسی بھی حادثے کی
شجر کو جب پرندے چھوڑ جائیں

ذرا سی دیر کو آئیں وہ لیکن
نظر کے پھول کھلتے چھوڑ جائیں

کہاں حرفِ تسلی بانٹتے ہیں
مرے مہمان صدمے چھوڑ جائیں

ہنر جینے کا وہ ہی جانتے ہیں
زمانے کو جو پیچھے چھوڑ جائیں

Marfat.com

فضا بدلے گی اس بیمار گھر کی
چلو سورج چمکتے چھوڑ جائیں

اسی میں عافیت اپنی ہے منظر
زباں کے نرم لہجے چھوڑ جائیں

بھٹکتے ہیں وہی منزل سے نیّر
مسافت میں جو رستے چھوڑ جائیں

Marfat.com

○

کسی کی یاد چہرہ بن گئی ہے
سمٹ کر ایک نقطہ بن گئی ہے

غموں کی دھوپ اب میرے لئے تو
مرا محبوب سایہ بن گئی ہے

وہی تحریر جو کل معتبر تھی
وہ اک کاغذ کا پرزہ بن گئی ہے

کوئی بھی کام ہو تاخیر کرنا
یہ عادت اب رویہ بن گئی ہے

نظر میں خوشنما منظر نہ ٹھہرا
تری ہر بات وعدہ بن گئی ہے

فروغ خاک ہوتا کس طرح سے
مری تعمیر ملبہ بن گئی ہے

Marfat.com

تری اس بے نیازی کی بدولت
اداسی ٹھہرا لمحہ بن گئی ہے

تصرف ہے مرا جو زندگی پر
تو کیوں سنسان رستہ بن گئی ہے

جسے سب زندگی کہتے ہیں نجمی
وہی آواز نوحہ بن گئی ہے

Marfat.com

○

لمحہ لمحہ ان بدلتی صورتوں کے شہر میں
ہم سبھی محبوس ٹھہرے وسوسوں کے شہر میں

وہ قیامت ہے کہ کوئی بھی صدا سنتا نہیں
قید جیسے ہو گئے ہم گنبدوں کے شہر میں

تیرگی سے مانگتا ہوں ماہ کامل کی بہار
عکس چاہت کے میں ڈھونڈوں پتھروں کے شہر میں

رت بسنتی اپنے پھیلائے ہوئے پر اڑ گئی
آنکھ روتی رہ گئی ہے بادلوں کے شہر میں

ایک بازی گر کے قبضے میں سبھی کی ڈور ہے
دیدنی ہے یہ بھی منظر پتلیوں کے شہر میں

ہر بدن پر کہکشاؤں سا چمکتا ہے لباس
ایک سیل نور سا ہے آنچلوں کے شہر میں

Marfat.com

کس نے پھونکا ہے فسوں یہ ہر کوئی سکتے میں ہے
آ گیا ہوں بھول کر میں حیرتوں کے شہر میں

اب گزرتی ہیں بہاریں بھی خزاں کی اوٹ سے
بے یقینی بڑھ گئی ہے چاہتوں کے شہر میں

کون سلجھائے گا نجمی زلفِ ہستی کو یہاں
سب پریشاں حال ہیں اس الجھنوں کے شہر میں

Marfat.com

○

تکلف چھوڑ دو ہم سے نگاراں ہم نہ کہتے تھے
رکے گا دو گھڑی عہد بہاراں ہم نہ کہتے تھے

سفر آسان ہوتے ہیں مسافر کے سلیقے سے
بناؤ قافلے رہبر ہزاراں ہم نہ کہتے تھے

غرور حسن کب تک دور ہم سے تم کو رکھے گا
کبھی تو ایک ہوں گی رہ گزاراں ہم نہ کہتے تھے

وہ جن کا نام لیتے ہی فضائیں جھوم جاتی ہیں
کبھی تو آئیں گے وہ شہریاراں ہم نہ کہتے تھے

انہیں کیا سوچ کر تم نے سنایا حال دل اپنا
کریں گے تم کو رسوا غم گساراں ہم نہ کہتے تھے

چلو تم آبلہ پا دشت غربت کو کبھی نجمی
عجب تسکین دے گی نوک خاراں ہم نہ کہتے تھے

Marfat.com

جب کیا بس وعدہ فردا کیا
مجھ کو اپنا آشنا اچھا کیا

روشنی کو جب کبھی آواز دی
آئینہ حالات کا دھندلا کیا

ساتھ آیا دور تک وہ چھوڑنے
یوں لگا اس نے مرا پیچھا کیا

اس زمانہ ساز پر قربان میں
پیار سے وہ جب ملا دھوکا کیا

دشمنی تو مجھ سے تھی اس کی مگر
اس نے سارے شہر سے جھگڑا کیا

ہو گئی مایوس جب وہ امن سے
اڑ گئی پھر فاختہ، اتنا کیا

پیار اپنا پھر بھی نجمی کم رہا
ساتھ اس کے جس قدر جتنا کیا

Marfat.com

○

چاند چہرہ کس کا ہے روشنی کے ہالوں میں
کون چھپ کے بیٹھا ہے آپ کے خیالوں میں

اک چراغ بجھتے ہی بدگمان لوگوں نے
بھر دیا اندھیروں کو دل کے سب شوالوں میں

کیا یہی مقدر ہے آج بھی وہ بکھرے ہیں
خواب جو کہ دیکھے تھے ہم نے بیتے سالوں میں

ایک وہ بھی رہبر تھے مات دی اندھیروں کو
ایک یہ بھی رہبر ہیں کھو گئے اجالوں میں

ان سے باتیں کرکے کچھ میں جواب لکھوں گا
بولتی ہیں تصویریں آپ کے سوالوں میں

درد کی یہ نعمت بھی اک عجیب نعمت ہے
لذتیں سی بھر دی ہیں اس نے رستے چھالوں میں

Marfat.com

جانے کن جہانوں کی ہم سے باتیں کرتا ہے
بیٹھتا ہے جب بھی وہ ہم سے خستہ حالوں میں

زندگی کا سیکھے ہیں جو چلن محبت سے
وہ تو زندہ رہتے ہیں پیار کے حوالوں میں

جس کو اپنا سمجھا تھا پاس دل کے رکھا تھا
آ گیا ہے وہ نجمی دوستوں کی چالوں میں

Marfat.com

شام ڈھلے جب شور تھمے تو چہرہ ماہتاب کھلے
مدھم مدھم دستک پر پھر بند آنکھوں کا باب کھلے

کون ہے جو بے لوث محبت بانٹے میری بستی میں
کوئی دعا کو ہاتھ اٹھے اب کوئی تو پیار کتاب کھلے

میں اپنے اخلاص کی دولت سب لوگوں میں بانٹ چکا
مجھ کو چاند ضیائیں دے دو میرا درد حساب کھلے

پیار کا آنچل نور میں ڈوبا پھول سے لب گلنار بنے
کچھ تو برف جمی اب پگھلے کچھ تو دل بے تاب کھلے

سوچ رہا ہوں زخم تمنا کیوں کر اب بھر پائے گا
کیسی میں تعبیر کروں کہ جس سے اب یہ خواب کھلے

ہر اک دیدہ ور یہ چاہے منظر بدلیں حسن بڑھے
دل کی وحشت کم ہو جائے ایسا پیار نصاب کھلے

رخش زمانہ دوڑ رہا ہے میں اسوار بنوں گا تب
میری سوچ کا اس کے آگے تھمی جب سیلاب کھلے

Marfat.com

○

پہلے کوئی رواج ہوتا ہے
اور پھر اس کا راج ہوتا ہے

بدظنی جب دلوں میں پلتی ہے
آدمی بدمزاج ہوتا ہے

قرض لینے کی جس کو عادت ہو
وہ برہنہ سماج ہوتا ہے

ہاتھ اٹھتے ہیں پھر دعا کے لیے
جب مرض لاعلاج ہوتا ہے

جس کی عزت دلوں میں ہوتی ہے
وہ تو سر کا بھی تاج ہوتا ہے

ہم کو نجمی نہیں کوئی الجھن
آج کا کام آج ہوتا ہے

Marfat.com

○

میں نے تنہائی کے ہر لمحے میں سوچا اس کو
ہر نئے دن میں نئی طرح سے چاہا اس کو

وہ کہ ٹھہرا ہے مری چشم تپاں میں اب تک
میں نے اپنوں کے وسیلے سے ہے کھویا اس کو

ہر قدم پر وہ ملا مجھ کو حقیقت بن کر
میں نے اک خواب سہانا ہی تھا سمجھا اس کو

گو مجھے عید مبارک نہیں کہنے آیا
ذکر میرا تو ہوا' یاد تو آیا اس کو

دل سے مٹتی ہی نہیں میرے محبت اس کی
دل یہ دیوانہ کہے آج بھی اپنا اس کو

Marfat.com

کس لئے درد تمنا مجھے بے تاب کرے
جب نہ اصرار کیا اور نہ مانگا اس کو

مجھ کو چاہت کا حسیں نور جو تو نے بخشا
اک ترے نام سے میں نے یہاں بانٹا اس کو

منزلِ شوق کبھی میری نہ بدلی نجمی
کوئی رستہ ہے جہاں جا کے نہ ڈھونڈا اس کو

Marfat.com

○

کچھ سہارے عجیب لگتے ہیں
دور ہو کر قریب لگتے ہیں

آپ ملتے نہیں ہیں لوگوں سے
آپ مجھ سے غریب لگتے ہیں

جتنے بے رحم ہیں زمانے میں
نسل نو کے طبیب لگتے ہیں

دو گھڑی کو جو ساتھ دیتے ہیں
مجھ کو اپنے حبیب لگتے ہیں

وضع داری کا پاس ہے ان کو
روشنی کے نقیب لگتے ہیں

Marfat.com

باتیں کرتے ہیں الٹی سیدھی جو
ہم کو اونچے ادیب لگتے ہیں

روز ہم اس لیے نہیں ملتے
روز ملتے عجیب لگتے ہیں

بے ضمیروں کے ہم زباں نجمی
آج اکثر خطیب لگتے ہیں

Marfat.com

○

خلوت نشین تو بھی کبھی محفلوں میں آ
کچھ رابطوں کو جوڑنے تو دوستوں میں آ

تو ہے مرا رفیق اگر ساتھ دے مرا
اک عزم نو ہی بخش مرے حوصلوں میں آ

گرنے کو ہیں لپکتی مرے دل پہ بجلیاں
اے میرے غمگسار مری مشکلوں میں آ

وہ راستے کہ جن پہ چلے تھے ہم کبھی
آ پھر سے چاہتوں کے انہی راستوں میں آ

تجھ پر بھی مفلسی کا کبھی انکشاف ہو
تو بارشوں میں بھیگ کر ان بستیوں میں آ

Marfat.com

اس مہرباں کو میں تو یہی دے سکا دعا
اے خوش نصیب تو بھی کبھی گردشوں میں آ

نظریں جما کے راہ میں بیٹھے ہیں ہم نشیں
سب رنجشوں کو بھول کے تو دوستوں میں آ

ہر رہنما کو نجمی یہی بات میں کہوں
محرومیوں کو بانٹنے فاقہ کشوں میں آ

Marfat.com

یہ جھگڑا دیکھنا اچھا نہیں ہے
تماشا دیکھنا اچھا نہیں ہے

جسے دھندلا دیا ہو آئینے نے
وہ چہرہ دیکھنا اچھا نہیں ہے

دبی آواز پھر سے اٹھ رہی ہے
یہ شعلہ دیکھنا اچھا نہیں ہے

اندھیرے میں رہے ہو ایک مدت
اجالا دیکھنا اچھا نہیں ہے

نہیں ہے جس طرف اپنا گزر ہی
وہ رستا دیکھنا اچھا نہیں ہے

سفر درپیش ہے مشکل بہت ہی
سہارا دیکھنا اچھا نہیں ہے

Marfat.com

فروزاں ہے خیالوں کا جہاں جب
تو سایا دیکھنا اچھا نہیں ہے

غموں کے سایے بڑھتے جا رہے ہیں
یہ گھیرا دیکھنا اچھا نہیں ہے

فضا مسموم سی بھی ہو رہی ہے
نشانا دیکھنا اچھا نہیں ہے

Marfat.com

ایک پردہ میرے اس کے درمیاں ہو کر رہا
وہ مری خاموشیوں سے بدگماں ہو کر رہا

میں سلیقہ زندگی کا سیکھتا کس سے بھلا
مہرباں جو بھی ملا نامہرباں ہو کر رہا

میں نے اس کے جھوٹ کی تشہیر کب چاہی تھی یوں
واقعہ معمول کا اک داستاں ہو کر رہا

اور اب میرا ٹھکانا کس جگہ بن پائے گا
میں دیارِ درد میں جب بے اماں ہو کر رہا

جس نے میرے موسموں کو ڈالا اپنی قید میں
وہ لٹیرا میرے دل کا پاسباں ہو کر رہا

میں نے سوچا فکر کی خوشبو بدن مہکائے گی
سوچ کے آزار سے جی کا زیاں ہو کر رہا

جو سرِراہے کبھی ہم سے ملا ہنس بول کر
ہم نے دیکھا اس کا بھی امتحاں ہو کر رہا

Marfat.com

خود سے جو باخبر نہیں ہوتے
لوگ وہ معتبر نہیں ہوتے

جن میں روشن ہوں پیار کی شمعیں
ایسے دل تو کھنڈر نہیں ہوتے

حوصلے جن کے ہوں پہاڑوں سے
ٹوٹ کر منتشر نہیں ہوتے

نیند آ جائے جن کو تھکی سے
ان میں پیدا بھنور نہیں ہوتے

جن میں جوہر نہ ہوں مہارت کے
وار وہ کارگر نہیں ہوتے

غم کے چر کے لگا دیں جو آ کر
ایسے پل مختصر نہیں ہوتے

جن پہ اس کی نگاہ ہو نجمی
وہ شجر بے ثمر نہیں ہوتے

Marfat.com

اک ذرا دیر کو منظر سے ہٹا دیتا ہے
پھر اسیر غم ہستی وہ بنا دیتا ہے

شام ہوتے ہی جلاتا ہوں جو یادوں کا چراغ
شب کو آنکھوں میں کئی زخم کھلا دیتا ہے

مجھ سے کہتا ہے کہ تو خوئے وفا عام نہ کر
کیسا منصف ہے مجھے کیسی سزا دیتا ہے

اس کا معیار نظر مجھ سے جدا ہے پھر کیوں
بھول جاؤں تو مجھے اپنا پتا دیتا ہے

اس پہ تعزیر کے موسم کا اثر ہے اتنا
بات کرتا ہے تو اک حشر اٹھا دیتا ہے

جس کو سرشار کیا لذت محرومی نے
جلب دنیا کی طلب دل سے مٹا دیتا ہے

حرف اظہار وہ لایا ہے لبوں پہ نجمی
ٹھہرے پانی میں جو ہلچل سی مچا دیتا ہے

Marfat.com

سایے جو غم گسار تھے مجھ سے بچھڑ گئے
ہوتے ہی روشنی وہ مرے ہم سفر گئے

ہم سوچ سوچ کر ہی اٹھاتے رہے قدم
جو لوگ تیزگام تھے سب کام کر گئے

بیٹھا تھا دل میں خوف کئی آہٹوں کا یوں
ہم اپنی دھڑکنوں کی صداؤں سے ڈر گئے

منظر وہ لمحہ بھر کو بھی ٹھہرا نہ سامنے
ہم جس کے دیکھنے کو جاں سے گزر گئے

لایا تھا ایک شخص جو کرنیں سمیٹ کر
اس روشنی سے کتنے دریچے سنور گئے

کرتے رہے بلندی پہ جانے کا تذکرہ
اس گھومتی زمیں کے جو نیچے اتر گئے

ان قیدیوں کی نجمی کریں داستاں رقم
پا کر کھلی فضائیں جو اڑ اڑ کے مر گئے

Marfat.com

○

میری سوچوں کو وہ گلزار بنا جاتی ہے
رت جو گزرے تو کئی زخم لگا جاتی ہے

ڈر میں اپنے مری آواز کو شامل کر لے
خوف جاتا ہے جہاں تک یہ صدا جاتی ہے

اتنی فرصت ہی کسے ہے کہ وہ سوچے رک کر
چھاؤں تھوڑی سی بھی ہو پیاس بجھا جاتی ہے

دن اسے چوم کے منظر میں سجا دیتا ہے
رات کاغذ پہ جو تصویر بنا جاتی ہے

اہل زر سے نہ کبھی میں نے تعلق رکھا
کام کیسے وہ کروں جس سے انا جاتی ہے

کون سی بھول میں پھرتا ہے تو جانے نجمی
موج تو ایک بھی طوفان اٹھا جاتی ہے

Marfat.com

کوئی خوبی جو پاس ہوتی ہے
خامیوں کا لباس ہوتی ہے

وہ نظر تو بھٹک نہیں سکتی
جو حقیقت شناس ہوتی ہے

وقت رک رک کے چلنے لگتا ہے
ان کے آنے کی آس ہوتی ہے

لوگ رکھتے ہیں رابطہ ان سے
جن کے دل میں مٹھاس ہوتی ہے

پہاڑوں پہ اپنی چاہت کا
نہ چھڑکیں تو گھاس ہوتی ہے

جھک کے ملتی ہے وہ نظر سب سے
جو سراپا سپاس ہوتی ہے

شام کا رنگ دیکھ کر نجمی
فکر میری اداس ہوتی ہے

Marfat.com

○

جب وفا کی جھیل میں جم جائے کائی ہر طرف
دھند بن کر پھیلتی ہے نارسائی ہر طرف

دوسروں کی ذات کو اب کون رکھتا ہے عزیز
کھل چکی ہے اک دکان خودنمائی ہر طرف

ایسے منظر دیکھنے کی تاب لاؤں کس طرح
بے گنہ کے خون. کی ہے روشنائی ہر طرف

سب کے آگے دیکھتا ہوں خواہشوں کے گردباد
دے رہا ہوں کب سے میں اس کی دہائی ہر طرف

مسئلہ یہ تو نہیں کہ پاس ہے خوشبو مرے
مسئلہ یہ ہے کہ ہو میری رسائی ہر طرف

سب اٹھائے پھر رہے ہیں اپنے اپنے جرم کو
بڑھ رہی ہے اس لئے ناآشنائی ہر طرف

Marfat.com

اب کہیں معصوم چہرے بھی نظر آتے نہیں
بٹ رہی ہے بے رخی بے اعتنائی ہر طرف

لٹ رہا ہے کٹ رہا ہے آج بھی کمزور ہی
جس میں طاقت ہے اسی کی اب خدائی ہر طرف

کون ہے ان کا مصور یہ سبھی خاموش کیوں
فصل یہ مدقوق سی کس نے اگائی ہر طرف

آ گئے بے شکل سے یہ لوگ کیسے شہر میں
صف بہ صف نجمی خزاں کس نے بچھائی ہر طرف

Marfat.com

اونچی بستی میں کوئی جب کم نظر پیدا ہوا
میری غربت کے سمندر میں بھنور پیدا ہوا

سب حسیں لفظوں کی لہریں اپنا رستہ کھو گئیں
شور بڑھنے سے فضا میں یہ اثر پیدا ہوا

لے کے آتے ہیں یہاں پر فکر کے سب آئینے
کون ہے جو اس جہاں میں بے ہنر پیدا ہوا

کس لیے بیٹھا ہے اب تو اپنی آنکھیں موند کر
تیری نیت کے مطابق جب ثمر پیدا ہوا

وہ بھی اک تخلیق ہے لیکن ہوس کی آگ سے
اس لئے وہ گندگی کے ڈھیر پر پیدا ہوا

کتنے برسوں زخم کھائے اک تعلق کے لئے
اس زمیں سے تب کہیں جا کر شجر پیدا ہوا

اس نے میری دھوپ پر نجمی جمائے ہیں قدم
جو ہیولا خوف سے دیوار پر پیدا ہوا

Marfat.com

اس طرح سے پیار میرا شوق کے ساگر میں ہے
ایک سیل نور جیسے شعلہ خاور میں ہے

سوچتا ہوں حسن کا پیکر تراشوں ان سے میں
جن اجالوں کا تصور سوچ کے محور میں ہے

وادیٔ کشمیر کو آزاد ہونا چاہیئے
ایک ہی آواز اب تو ہر دل کاشر میں ہے

چھا گئی ہے یوں دول کی دھند سارے شہر پر
جس کو دیکھو پاس ہو کر وہ کسی چکر میں ہے

تجربوں سے تتلیوں کے رنگ ہم نے کھو دیے
ارضِ پاکستان اب بھی خواب کے پیکر میں ہے

میں نے دل کی روشنی میں یہ صحیفہ تھا پڑھا
پیار کی ہر دلکشی اخلاص کے جوہر میں ہے

جذبۂ ایثار نجمی کھو دیا ہے اس لئے
آج یہ تلخی نمایاں آپ کے تیور میں ہے

Marfat.com

کس قدر تیز وار کرتے ہیں
حادثے جب شکار کرتے ہیں

جن کی امید بھی نہیں ہوتی
کام وہ اشتہار کرتے ہیں

یہ بھی انداز ہے محبت کا
بات پھولوں کی خار کرتے ہیں

پال کر سانپ آستینوں میں
ان کو اپنا شمار کرتے ہیں

ہم تو شامل ہیں اس قبیلے میں
روشنی سے جو پیار کرتے ہیں

اپنی راہیں جو خود بناتے ہیں
زندگی پربہار کرتے ہیں

ہم تو نجمی اسی پہ شاداں ہیں
ہم پہ وہ اعتبار کرتے ہیں

Marfat.com

تم کو عادت پڑ گئی ہے جانے کیوں تکرار کی
جس کا حاصل کچھ نہیں وہ بات ہے بیکار کی

ہر گھڑی اک امتحاں ہے ہر قدم پر موڑ ہے
سانس اپنی چل رہی ہے دھار پر تلوار کی

تپ رہے ہیں لوگ سارے الجھنوں کی آگ میں
کوئی تو دیوار اٹھے ان میں اب افکار کی

کھو چکے ہیں ہم تو جیسے راستے پہچان کے
دور ہوتے جا رہے ہیں ہر ڈگر سے پیار کی

روشنی کچھ بڑھ گئی ہے اب کہ شاید دھوپ سے
کالی کالی سرخیاں آئیں نظر اخبار کی

میں کہ منزل کو بھی چاہوں اور سرابوں میں پھروں
ایسی صورت میں ملے گی چھاؤں کیا دیوار کی

دونوں آنکھیں بھر گئی ہیں نجمی اڑتی ریت سے
معنویت گم ہوئی ہے پیار کے اظہار کی

Marfat.com

○

خواب وادی میں ملے اس کی ہی تصویر مجھے
جس سے ملنا تھا کبھی باعثِ توقیر مجھے

میں تری یاد کا میلا تو لگا لوں لیکن
پھیکی پھیکی سی لگے چاند کی تنویر مجھے

تجھ کو رکھتا ہوں سدا اپنی دعا میں شامل
اپنی چاہت سے کیا تو نے ہے زنجیر مجھے

نیند آنکھوں سے اچک لیتا ہے میری آ کر
میرے خوابوں کی بتاتا نہیں تعبیر مجھے

تیرا احسان بھلا دوں یہ ہے کیسے ممکن
تو نے بخشی ہے حسیں درد کی جاگیر مجھے

تو نے رکھا ہی نہیں کوئی بھی پہرہ مجھ پر
تو نے سمجھا ہی نہیں لائق تعزیر مجھے

Marfat.com

میں دکھاؤں گا عذابوں میں گھرے لوگوں کو
کچھ وفاؤں کی نظر آئی جو تاثیر مجھے

کس طرح اس کو ہواؤں کے حوالے کر دوں
یہ مرا گھر ہے اسے کرنا ہے تعمیر مجھے

میں اسے چھوڑ کے جا سکتا ہوں کیسے نجمی
گھر کا ماحول کرے کتنا ہی دلگیر مجھے

Marfat.com

○

چپ ہوئیں شہنائیاں تو اس سے کیا
ہو گئیں رسوائیاں تو اس سے کیا

بے حسی کے نقش گہرے ہو گئے
گم ہوئیں سچائیاں تو اس سے کیا

دیکھنے کو جب نیا منظر نہیں
چھین لیں بینائیاں تو اس سے کیا

میں کہ ہوں جب خود کلامی کا اسیر
گھیر لیں تنہائیاں تو اس سے کیا

موسموں کا مٹ گیا احساس جب
اب چلیں پروائیاں تو اس سے کیا

Marfat.com

بحرِ غم کو پار کرنا ہے مجھے
بڑھ گئیں گہرائیاں تو اس سے کیا

منزلِ مقصود ہے پیش نظر
لاکھ ہوں کٹھنائیاں تو اس سے کیا

خواب آنکھوں کے تو نجی لٹ چکے
ساتھ ہیں پرچھائیاں تو اس سے کیا

Marfat.com

○

ڈھل گیا سورج تو سایے کی ردا بخشی گئی
اونگھتی شب کو اجالے کی قبا بخشی گئی

صبح نو میں بھی وہی شب کی نہاں ہیں تلخیاں
ایک رت کی ابتدا کو انتہا بخشی گئی

اس نے آنکھوں کی زباں پر، بھی لگا دیں قدغنیں
ہم کو یہ اظہار کی کیسی فضا بخشی گئی

جب بھی آزادی کے گل چٹکے دلوں کے باغ میں
وادیٔ کشمیر کو خوں کی حنا بخشی گئی

قُم کہا اس نے لگی جب ڈوبنے نبضِ حیات
بڑھ گیا جب حبس تو تازہ ہوا بخشی گئی

جاگتی آنکھوں کے غرفوں کو بہاریں مل گئیں
دل کے بے آباد کھیتوں کو گھٹا بخشی گئی

Marfat.com

شاخساروں کو ملا سرسبز پتوں کا لباس
پھول کی پتی کو شبنم اور صبا بخشی گئی

نفرتوں کی کھیتیاں بونا مرا مسلک نہیں
میرے ہونٹوں کو محبت کی صدا بخشی گئی

خود پرستی کے سلگتے جنگلوں کے درمیاں
مجھ کو نجمی محفل مہر و وفا بخشی گئی

Marfat.com

○

شہر کو آئینوں نے گھیرا ہے
بے سبب وحشتوں نے گھیرا ہے

رک گیا ہے سفر اجالے کا
پیار کو رنجشوں نے گھیرا ہے

دل کی بستی کو رات ہوتے ہی
درد کے بادلوں نے گھیرا ہے

وہ جزیرہ جو میں نے ڈھونڈا تھا
سوچ کے ساگروں نے گھیرا ہے

عمر بھر ہم رہے مسافت میں
عمر بھر حادثوں نے گھیرا ہے

روشنی کی ہمیں ضرورت ہے
شام کو دھندلکوں نے گھیرا ہے

Marfat.com

ایک مدت سے محو حیرت ہوں
شوق کے مرحلوں نے گھیرا ہے

کاروان حیات کا پرچم
عزم کے بازوؤں نے گھیرا ہے

خواب دیکھوں میں کس طرح نجمی
آنکھ کو رتجگوں نے گھیرا ہے

Marfat.com

○

زندگی کو ہجرتوں میں کاٹنا آسان تھا
نیند کھو کر رات بھر کیا جاگنا آسان تھا

روح کی گہرائیوں میں جو سفر کرتے رہیں
ایسے سناٹوں کا یونہی ٹوٹنا آسان تھا

کون تھا جو کودتا جا کر بھڑکتی آگ میں
حادثوں کو دور ہی سے دیکھنا آسان تھا

میں نے تو چمکا دیا جگنو اندھیری رات میں
جبر کے اس دور میں حق مانگنا آسان تھا

کر دیا دامن رفو جس نے سزا کے طور پر
اس ستم گر کے ستم کو بھولنا آسان تھا

جس کی منزل دور ہو ایسے مسافر کے لئے
سایۂ اشجار میں کب ٹھہرنا آسان تھا

Marfat.com

جن میں دیکھے ہوں ہمیشہ عکس اپنے پیار کے
ان میں آنسو تیرتے کب دیکھنا آسان تھا

جب کہ چکھا ہو سدا ہی آگہی کا ذائقہ
ناشناسی کے دکھوں کو جھیلنا آسان تھا

احتساب ذات کی کس کو یہاں فرصت ملی
دوسروں کے عیب نجمی دیکھنا آسان تھا

Marfat.com

○

میرا اس سے جو رابطہ ٹوٹا
اک تحفظ کا دائرہ ٹوٹا

اٹھ گئیں خامشی کی دیواریں
دوستی کا مکالمہ ٹوٹا

سرد مہری کو دیکھ کر اس کی
آگے بڑھنے کا حوصلہ ٹوٹا

اپنے ماضی میں اب مقید ہوں
کیسا سوچوں کا زاویہ ٹوٹا

اک چراغ وفا کے بجھتے ہی
ہر تمنا کا سلسلہ ٹوٹا

Marfat.com

ہم نے جوڑا تھا جس کو برسوں میں
آ کے رشتہ وہ کس جگہ ٹوٹا

اس کا مفہوم ہو گیا اوجھل
جس عبارت کا حاشیہ ٹوٹا

اپنی پہچان مٹ گئی نجمی
جونہی وحدت کا آئینہ ٹوٹا

Marfat.com

○

اس شہر بے ثبات کے میلے کو دیکھنا
ایسے ہے جیسے خواب جزیرے کو دیکھنا

اک روشنی کی راہ دکھائے گا دور تک
جنگل میں جگنوؤں کے قبیلے کو دیکھنا

جاتی ہوئی بہار کا ہے آخری سفیر
شاخ شجر پہ کانپتے پتے کو دیکھنا

قسمت میں رہ گیا ہے مسافر کے بس یہی
حسرت بھری نگاہ سے رستے کو دیکھنا

لمس نظر کے شوق سے جل جائے نہ کہیں یہ
نظریں بچا کے چاند سے چہرے کو دیکھنا

پہلے کرو یہ وقت ہے کچھ بھوک کا علاج
تھیلے سے پھر نکال کے شجرے کو دیکھنا

Marfat.com

کس کی نظر کے فیض سے ممکن ہوا تھا یہ
منبر پہ بیٹھے فوج کے دستے کو دیکھنا

چھینی ہیں اس سے وقت نے معصوم شوخیاں
گرمی میں پانی بیچتے بچے کو دیکھنا

جب بھی بھنور فراق کے نجمی ہوں تیز رو
تم غرق ہوتے دل کے سفینے کو دیکھنا

Marfat.com

○

ختم کرنا نہ تم دوستی کا سفر
کرتے رہنا سدا چاندنی کا سفر

مرحلے بے یقینی کے آتے رہیں
رک نہ پائے مگر روشنی کا سفر

ایک موجہ بھی میرا معاون نہ تھا
بحرِ غم میں کیا آگہی کا سفر

کس کی یہ بھول ہے کس کا یہ دوش ہے
جس نے ہم کو دیا تیرگی کا سفر

ایک مشکیزہ چھلنی ہوا تیر سے
اور جاری ہوا تشنگی کا سفر

میں وفا کے جزیرے پہ اترا مگر
راس آیا نہ کچھ ہمرہی کا سفر

Marfat.com

کوششیں رائیگاں جب سبھی ہو گئیں
جاری رکھنا پڑا بے بسی کا سفر

کتنا مجبور تھا، کتنا کمزور تھا
جس کو کرنا پڑا خودکشی کا سفر

نقش دل پر ہے نجمی مرے آج بھی
میں وہ بھولا نہیں بے رخی کا سفر

Marfat.com

○

چاندنی کے دیار میں رہنا
روشنی کے مدار میں رہنا

دورِ حاضر میں کتنا مشکل ہے
آدمی کا قطار میں رہنا

حرمتِ حرف کو بڑھاتا ہے
بات کا اختصار میں رہنا

عمر بھر ساتھ بھی نبھا جانا
عمر بھر انتظار میں رہنا

خود فریبی ہے موند کر آنکھیں
کرب کے خار زار میں رہنا

سنگ زادوں سے دوستی رکھنا
حادثوں کے حصار میں رہنا

Marfat.com

لمحہ لمحہ یہ رات بھیگے گی
رت جگوں کی بہار میں رہنا

دیکھنا حسن ریگزاروں کا
خامشی کے غبار میں رہنا

اپنی پہچان چھوڑ کر نجمی
اور کے اختیار میں رہنا

Marfat.com

آج کا آدم کس الجھن میں الجھا ہے
اپنی ذات سے ہر دم لڑتا رہتا ہے

اچھے دن کی آس میں ہم سب جیتے ہیں
جو دن گزرے اچھا دن کہلاتا ہے

جرات مند ہے عزم مثالی ہے اس کا
یہ بارش کا پہلا قطرہ لگتا ہے

اب اس کا انجام نجانے کیسا ہو
اک جگنو کے پیچھے پیچھے بھاگا ہے

ان آنکھوں میں کیسے خواب سجاؤں میں
ان آنکھوں میں درد کا دریا بہتا ہے

اس گلشن میں پیار ہوائیں چلنے دو
پھول کھلیں تو چہرہ اچھا لگتا ہے

اس کی چاہت دل میں بسائے بیٹھا ہوں
وہ اک نام جو نجمی جان سے پیارا ہے

Marfat.com

اک تمنا تھی، ضرورت جو بنی جاتی ہے
اک خلش ہے جو مرے دل میں بڑھی جاتی ہے

فاصلے کم نہ ہوئے ہم سے اکٹھے رہ کر
دل میں نفرت کی گرہ اور پڑی جاتی ہے

باعثِ شرم ہوا جائے ہے اپنا جینا
قرض کے بوجھ تلے سانس دبی جاتی ہے

خواب دریاؤں کے دیکھوں جو سویرے اٹھوں
تشنگی اور بھی پہلے سے بڑھی جاتی ہے

زندگی وصل کی ساعت تو نہیں ہے لیکن
بن کے خوشبو یہ ہواؤں میں گھلی جاتی ہے

کل جو نظروں سے ٹپکتی تھی حقارت بن کر
آج چہروں سے شکایت وہ پڑھی جاتی ہے

کون آئے گا یہاں بن کے مسیحا نجمی
رسم اچھی تو زمانے سے اٹھی جاتی ہے

Marfat.com

○

شعورِ ذات کو یوں کرکے باوقار چلے
جو بوجھ دل پہ پڑے تھے سبھی اتار چلے

وہی تھے اصل محافظ، وہی امیں ٹھہرے
جو دیکھنے میں پسِ حلقۂ غبار چلے

یہ اور بات کہ تجھ سے وہ آشنا نہ ہوئے
تلاش میں تو تری قافلے ہزار چلے

مجھے صلیب پہ رہنا ہے وقتِ آخر تک
بپاسِ خاص مری رقصِ اقتدار چلے

دکھوں کو پال یہاں بیٹیاں سمجھ کر تو
کوئی تو ساتھ ترے تیرا غم گسار چلے

بطرزِ دوستاں ہو گا تبھی مزاجِ چمن
ہوائے مہر اگر ہو کے مشکبار چلے

Marfat.com

اسے یہ ڈھنگ سکھائے ہیں ہم نے جینے کے
ہمی تو عہد وفا کر کے استوار چلے

ہمیں نہ گردش تقدیر اب ستائے گی
ہوائے تند چلے چاہے سازگار چلے

کسی نے نجمی یہ سوچا نہ ہی خیال کیا
تبھی وہ جیت چلے ہم جو ان سے ہار چلے

Marfat.com

○

نئی رتوں کی سبھی لے کے آس کھیتوں میں
اگا رہے ہیں سہانے قیاس کھیتوں میں

گزرتا دیکھ کے ابر کرم کو اوپر سے
ہر ایک خوشہ ہوا ہے اداس کھیتوں میں

ترس کے رہ گئی اب تو زمیں بھی پانی کو
کسان کاٹتے دیکھے ہیں پیاس کھیتوں میں

الم کی دھوپ سے کملا گئے گل و لالہ
ہوئی ہے سوکھ کے کانٹا بھی گھاس کھیتوں میں

بھرا ہے کس نے بتا زہر سا فضاؤں میں
کہ جس سے اگنے لگا ہے ہراس کھیتوں میں

ہوئی ہے جب سے چمن زار پر سیہ بارش
پرند سارے ملے بدحواس کھیتوں میں

Marfat.com

بڑے سکون سے آؤ مرے خیالوں میں
نہیں ہے کوئی مرے آس پاس کھیتوں میں

ہر ایک سمت بہاریں ہیں وجد میں رقصاں
پہن کے آئے وہ کیسا لباس کھیتوں میں

دلوں کی جب سے مٹی ہیں کدورتیں نجمی
مہک اٹھی ہے وفا کی کپاس کھیتوں میں

Marfat.com

○

یوں ہی اگر زنجیر کرو گے سوچوں کو
کر دو گے تم باغی دل کے جذبوں کو

خودداری کے پودے بڑھتے جائیں گے
روندے چاہے کتنا آندھی کھیتوں کو

پھر تصویر بنانا رنگوں لفظوں سے
پہلے پڑھ لو غور سے تم سب چہروں کو

ہر موسم کی نرمی گرمی دیکھی ہے
ہر اک فصل نے زندہ رکھا کانٹوں کو

کون وکالت کرتا میرے زخموں کی
کون یہاں سہلاتا میری چوٹوں کو

بیچ بھنور جب آس کی کشتی ڈوب گئی
تھپکی دی دریا نے اپنی موجوں کو

Marfat.com

تو نے پیار کا تحفہ جو بھی بھیجا ہے
دور کیا ہے اس نے وصل کے لمحوں کو

رسوائی سے خوف بھی اس کو آتا ہے
چوم رہا ہے پھر بھی بھنورا کلیوں کو

بالآخر وہ چاند بھی نجمی ڈوب گیا
دیتا تھا جو ٹھنڈک میری آنکھوں کو

Marfat.com

○

چپ سا بیٹھا ہے وہ صدا کرکے
بوجھ ہلکا ہوا دعا کرکے

ایک خوشبو تمہیں لبھائے گی
دیکھنا تم کبھی بھلا کرکے

طاقِ دل پر سجا رہا ہوں میں
چہرے یادوں کے خوش نما کرکے

نخلِ امید پر ثمر پاتے
دیکھتے جو کبھی وفا کرکے

کس طرح شمعِ دل جلاؤ گے
حسن کو عشق سے جدا کرکے

خوش رہو گے نہ تم کبھی جاناں
اپنے پیاروں کو یوں خفا کرکے

Marfat.com

مجھ پہ خود غرضیوں کی تہمت ہے
تم دکھانا ذرا نبھا کرکے

ہم سزاوار ہیں محبت کے
تجھ سے ملتے ہیں ہم خطا کرکے

دل سے اٹھے ہے آگ سی نجمی
اور بھڑکائیں وہ ہوا کرکے

Marfat.com

○

اک خواب کی طرح ہے حقیقت نہیں رہی
جو زیست درد و غم سے عبارت نہیں رہی

لائے ہو کس لئے یہ تبسم کی ڈالیاں
تحفے میں پھول دینے کی عادت نہیں رہی

وہ بادبان فکر کو کھو لیں گے کس لئے
کہتے ہیں جو ہوا کی ضرورت نہیں رہی

جانے سے ان کے ہو گئی بے کیف زندگی
کوئی بھی زندہ رہنے کی صورت نہیں رہی

ان کے مشام فکر کو تسکین کیا ملے
کہتے ہیں جو کہ راحت و نکہت نہیں رہی

ان کا نصیب ہوں گی زمانے کی تلخیاں
اپنے زیاں پہ جن کو ندامت نہیں رہی

Marfat.com

جھوٹی انا کے شہر میں ہر شخص سرگراں
غم میں شریک ہونے کی فرصت نہیں رہی

ڈسنے سے اس کے سائے کی رنگت بدل گئی
کس نے یہ کہہ دیا ہے کہ غربت نہیں رہی

شیرازۂ حیات تو کب کا بکھر چکا
نجمی وہ کہہ رہے ہیں کہ قربت نہیں رہی

Marfat.com

○

مسافر ہوں پریشانی بہت ہے
اندھیری رات' طوفانی بہت ہے

ضروری تو نہیں سب کی حفاظت
فقط گھر کی نگہبانی بہت ہے

مرا مسلک جدا ہے دوسروں سے
مجھے میراثِ قربانی بہت ہے

خریدوں دشمنی کیوں ہر کسی سے
متاعِ جاں کی ارزانی بہت ہے

کہاں تسکین ہے ان کو میسر
طبیعت ان کی سیلانی بہت ہے

جنہیں وابستگی درکار ہو گی
انہیں دو دن کی مہمانی بہت ہے

Marfat.com

سلیقہ زندگی کو آ گیا ہے
بنے مشکل تو آسانی بہت ہے

مرا یہ دور ہے خود غرضیوں کا
یہاں ہر بات امکانی بہت ہے

جہاں روشن ہوا ہے جس سے سارا
مجھے وہ لفظ قرآنی بہت ہے

چنا ہے راستہ ہی خودکشی کا
یہ میری قوم دیوانی بہت ہے

ترا کیا کھو گیا اقبال نجمی
تری آنکھوں میں ویرانی بہت ہے

Marfat.com

○

کون سا گھر ہے بتاؤ مرے گھر سے روشن
یہ دریچہ تو ہووے جھوٹی خبر سے روشن

پاسبانی یہ نہ رکھیں ہم اندھیروں کو اگر
ہم بھی ہو جائیں گے محنت کے ثمر سے روشن

ان ہی لفظوں سے سنورتی ہے دلوں کی دنیا
لفظ ہوتے ہیں عمل کے جو اثر سے روشن

تم سفر پر جو چلے ہو تو یہ ادراک بھی ہے
راستا ہوتا ہے اسباب سفر سے روشن

اب تو مل جائے کوئی تم کو بھی اجلی ساعت
اب تو ہو جائے نظر حسنِ نظر سے روشن

Marfat.com

میری بستی میں اُگیں اب تو محبت کے چنار
صحنِ دل اپنا بھی ہو شاخِ شجر سے روشن

لوگ دیکھیں ہر مسیحا کو جہاں حیرت سے
کون ہووے گا وہاں دستِ ہنر سے روشن

اتنی تاثیرِ دعا ہم بھی تو پائیں نجمی
کوئی خوابوں کو کرے نورِ سحر سے روشن

Marfat.com

○

گیت بن کر لبوں پہ گونجوں گا
پیار بن کر دلوں میں اتروں گا

پھل میں پاؤں گا اپنی محنت کے
خوبصورت میں خواب دیکھوں گا

آنے والی رتوں کی خاطر اب
اپنے گھر کو میں تھوڑا بدلوں گا

بغض کی جو کھڑی ہیں دیواریں
ان کے سایے میں اب نہ ٹھہروں گا

کام آئیں گے وقت پر میرے
زندہ رہنے کے گر جو سیکھوں گا

اپنے سینے کی نرم مٹی میں
بیج چاہت کے اب میں ڈالوں گا

Marfat.com

پھانس نکلے گی تب ہی سینے سے
اپنا بویا اگر میں کاٹوں گا

دل کے جذبوں کو مان کر رہبر
سوچ کے زاویے میں بدلوں گا

سب سے نجمی میں کٹ کے بیٹھا ہوں
اور کتنا بتا میں سمٹوں گا

Marfat.com

○

آنکھ کھلتے ہی مری قید سے بھاگا کیسے
خواب تھا پیکرِ محسوس میں ڈھلتا کیسے

جن پہ بوئی ہی نہیں پیار کی فصلیں ہم نے
ان زمینوں پہ پھلے پیار کا پودا کیسے

جس کے ہونٹوں پہ بہاروں کا تبسم جاگے
میں خزاں رت میں اسے پاس بلاتا کیسے

وہ سمندر تھا سخاوت تھی مثالی اس کی
رت بدلتے ہی بنا پیاس کا صحرا کیسے

اب جو سنبھلا ہوں تو حیرت کے ہیں جھٹکے لگتے
اتنی موجوں کے تلاطم سے میں گزرا کیسے

جانے والے سے نہیں تھا جو تعلق میرا
رک گیا آ کے پلک پر مری تارا کیسے

Marfat.com

وہ سہارا بھی مرا درد کا باعث بھی تھا
ایسے دشمن کو ہدف اپنا بناتا کیسے

میں تری قید سے مانوس ہوا تھا اتنا
تو مجھے چھوڑ بھی دیتا تو میں جاتا کیسے

کٹ گئی عمر مری حبس میں رہتے نجمی
مجھ کو معلوم نہیں چلتا ہے جھونکا کیسے

Marfat.com

○

نظر میں اس کی رہوں گا خبر جو رکھتا ہے
وہی تو ہے جو مرے زخم سارے بھرتا ہے

وہ تاپتا ہے جدائی کی آگ قربت میں
جو دوستوں میں تکلف سے بات کرتا ہے

لبوں پہ بوجھ اٹھاتا ہے جو بھی شکووں کا
تھکن کو اوڑھ کے شہرِ طرب میں پھرتا ہے

زمیں کا رزق وہ ہو گا اسے خبر یہ ہے
زمیں کو ملک بنا لے وہ فکر رکھتا ہے

کرم یہ اس کا بھلا مجھ پہ کوئی کم تو نہیں
میں ہار جاؤں اگر حوصلہ وہ دیتا ہے

Marfat.com

کسی کے پیار کی لذت کو جانتا ہے وہی
جو اپنے دل میں کسی کی تڑپ بھی رکھتا ہے

وہی سکھاتا ہے جینے کا ڈھنگ دنیا کو
جو دکھ کا بوجھ لیے اپنی نیند سوتا ہے

وہ روشنی میں گزارے ہے زندگی نجمی
محبتوں کی جو خوشبو کشید کرتا ہے

Marfat.com

○

جستجو میں کمی جو پاتا تھا
تیز قدموں کو میں اٹھاتا تھا

بن گیا وہ غبار رستے کا
سست قدموں کو جو اٹھاتا تھا

شام غم کس قدر سہانی تھی
دل کا ایوان جگمگاتا تھا

کوئی ملتا جو دیکھنے والا
زخمِ دل شوق سے دکھاتا تھا

وہ ترے حسن کا فسوں ہی تھا
میری نیندوں کو جو چراتا تھا

آدمی اس کو سب ہی کہتے تھے
اپنی چھاؤں سے جو جلاتا تھا

Marfat.com

حادثہ جب کہیں پہ ہو جاتا
زد میں اس کی تو میں ہی آتا تھا

دل کی وادی میں پھول کھلتے تھے
سادگی میں وہ خوب بھاتا تھا

وہ تو نجمی گلاب صورت تھا
زخم دے کر جو مسکراتا تھا

Marfat.com

○

یاد آئی جو تری تیرے چلن یاد آئے
جتنے بھولے تھے سبھی نقش کہن یاد آئے

رنگ جو بکھرے ہوئے قوس قزح کے دیکھے
جان جاں حسن نظر، صحن چمن یاد آئے

کچھ درختوں پہ کہیں نام جو کندہ دیکھے
میں وہیں ٹھہر گیا مجھ کو سجن یاد آئے

دکھ تو راہوں کے سبھی راہ میں چھوڑ آیا ہے
کیسے منزل پہ مسافر کو تھکن یاد آئے

ناز ہے اہلِ وطن کو بھی انھی بیٹوں پر
جا کے پردیس جنھیں ارضِ وطن یاد آئے

جب بھی منزل کو چلوں عزمِ مسافت لے کر
مجھ کو سورج کی درخشندہ کرن یاد آئے

Marfat.com

میرے گرتے ہی مجھے اس نے اٹھایا بڑھ کر
دشمنِ جاں کا مجھے طرفہ چلن یاد آئے

روزِ محشر ہے مجھے ان کی شفاعت کا یقیں
جب بھی مشکل میں پڑا شاہِ زمن یاد آئے

جب سے شہروں میں بڑھے سانپ سنہرے نجمی
پیار کی دھوپ لٹاتے ہوئے بن یاد آئے

Marfat.com

○

تجھ کو اپنا جو ہم زباں کرتے
اپنی ہستی کو جاوداں کرتے

جینا آتا اگر سلیقے سے
نکہت گل کو رازداں کرتے

سر پہ رہتی جو دھوپ کی چادر
پھر نہ سایے کو بدگماں کرتے

دودھ پیتے جو اپنی ماؤں کا
ان زمینوں کو آسماں کرتے

ہم جو چاہت کے ٹانکتے موتی
تیرے دامن کو کہکشاں کرتے

Marfat.com

جب بھی آتا بہار کا موسم
رابطہ تجھ سے مہرباں کرتے

ہم کو آتا جو سرکشی کرنا
داستاں زیبِ داستاں کرتے

دے کے دعوت بپھرتی موجوں کو
اپنی ہمت کا امتحاں کرتے

Marfat.com

○

جب بہاروں میں پھول مہکیں گے
ہم تو خوشبو کو پھر بھی ترسیں گے

جو تبسم لبوں سے چھینیں گے
دل لگی کو وہ لوگ ترسیں گے

کر دو جتنی ہوں الجھنیں پیدا
بھیڑ ہو گی تو لوگ بچھڑیں گے

تارے چمکے ہیں جو سر مژگاں
وائے قسمت زمیں پہ بکھریں گے

ڈھل ہی جائیں گے حرص کے سایے
بے یقینی کے پل بھی گزریں گے

تھوڑی فرصت ملی اگر ہم کو
تیری راہیں ضرور دیکھیں گے

Marfat.com

سوئے فتنوں کو تم جگاتے ہو
ہم فقیروں سے کیوں وہ الجھیں گے

میلا کر دیں گے روپ جیون کا
سبز پیڑوں کو جو بھی کاٹیں گے

دن نکلنے کی دیر ہے نجمی
میری بستی کے لوگ جاگیں گے

Marfat.com

○

جیت جائیں تو شان ہوتی ہے
ہارنے سے تکان ہوتی ہے

ہر بناوٹ میں بے وفائی ہے
سادگی مہربان ہوتی ہے

ہو حلاوت کی چاشنی جس میں
معتبر وہ ازان ہوتی ہے

اپنی باتوں سے کیوں مکرتے ہو
آدمی کی زبان ہوتی ہے

پانی ہوتا ہے سر سے اونچا جب
میری وحشت جوان ہوتی ہے

Marfat.com

خواب ملتے ہیں کتنی آنکھوں کو
رات جب حکمراں ہوتی ہے

وہم کا تو علاج ڈھونڈے گا
شاخ ہو تو مچان ہوتی ہے

پیار جب حوصلہ بڑھاتا ہے
زندگی مہربان ہوتی ہے

Marfat.com

جنوں میں پار جو سیل چناب میں نے کیا
کسی کو موج کسی کو حباب میں نے کیا

نمو سے اپنی سنوارا یوں گلشنِ ہستی
جو خارزار تھا اس کو گلاب میں نے کیا

خزاں کی رت کے سبھی توڑ کر حصاروں کو
نئی بہار کا جاری نصاب میں نے کیا

جمالِ زیست سے روشن کیئے نقوش سبھی
جلا کے دیپ انہیں آفتاب میں نے کیا

حسیں حروف سجائے ہیں تتلیوں کی طرح
ورق ورق کو ملا کر کتاب میں نے کیا

دیے جلا کے عقیدت کے اس کی راہوں میں
عجب طریق سے عزت ماب میں نے کیا

وہ جس کی گونج ہے نجمی ابھی فضاؤں میں
زبانِ یار میں ایسا خطاب میں نے کیا

Marfat.com

مرا دل بھی کبھی شہر وفا تھا
کسی کی دھڑکنوں کی یہ صدا تھا

کئی جلوے فسوں بکھرا رہے تھے
نظر میں عکس اس کے حسن کا تھا

جسے میں آج تک بھولا نہیں ہوں
وہ انداز تکلم ہی جدا تھا

روانہ ہے وہ کس منزل کی جانب
مسافر پر ابھی یہ کب کھلا تھا

اکائی کی کوئی صورت نہ دیکھی
جسے دیکھا وہ حصوں میں بٹا تھا

اچانک آندھیوں نے آن گھیرا
وہ جنگل جو پرندوں سے بھرا تھا

جنھوں نے وقت کے دھارے کو بدلا
انہیں کن ماؤں نے نجمی جنا تھا

Marfat.com

○

مجھے نہ بہلا اے خود فریبی میں جانتا ہوں ثواب تیرا
تری رفاقت میں رہ کے برسوں بہت ہے جھیلا عذاب تیرا

یہ میرے اندر کے موسموں کا بدل گیا ہے مزاج کیوں کر
یہ کون کہتا ہے دھیرے دھیرے گزر گیا ہے شباب تیرا

میں تیری خوشبو میں بس کے سوؤں میں تیرے لہجے کو سن کے جاگوں
میں جاگ جاؤں یا نیند میں ہوں رہوں گا بن کے میں خواب تیرا

تو پیار میرا' بہار میری' تو جل رہا ہے تو لٹ رہا ہے
میں دور بیٹھا دعا یہ مانگوں رہے سلامت شباب تیرا

ہوس کے دوزخ میں گر رہے ہیں جلا کے دولت کی آگ بندے
نہ اب یہ سمجھیں تو ان کی مرضی' اتر رہا ہے عذاب تیرا

میں اور کیا ہوں جہانِ فن میں تری خدائی کا معجزہ ہوں
یہ زندگی ہے شہود تیرا' ہے موت میری حجاب تیرا

Marfat.com

یہ کون تھا جو مرے چمن میں اڑا کے گرد و غبار گزرا
نہ کوئی مجھ کو جزا ملی ہے نہ کچھ ہوا احتساب تیرا

کوئی لگاتا ہے ضربیں ہر دم، کسی کو بھائے عمل نفی کا
کوئی عمل ہو میں اتنا جانوں خلوص چاہے حساب تیرا

نہ تو ولی ہے نہ پیر کوئی نظر ہے کامل نہ پاس تیرے
جو لفظ تو نے کہیں سے سیکھا ہوا وہی مستجاب تیرا

میں تجھ کو دیکھوں میں تجھ کو چاہوں قریب تجھ کو میں اپنے پاؤں
میں تجھ کو پانے کی جستجو میں الٹنا چاہوں نقاب تیرا

حریم دل میں جلا کے رکھوں تری عطا کے چراغ جاناں
تری محبت ہی نور بخشے ہے خوبصورت گلاب تیرا

خلوص بھی ہو یقین بھی ہو عمل ہے پختہ تو علم نافع
عمل نہیں ہے جو پاس نجمی رہے گا پھیکا خطاب تیرا

Marfat.com

○

اسے اک بار ملنا چاہتا ہوں
اسے اک بات کہنا چاہتا ہوں

چراغِ آشنائی جل اٹھا ہے
حسیں لمحوں میں کھونا چاہتا ہوں

فضا میں چارسو تاریکیاں ہیں
میں سچے حرف بننا چاہتا ہوں

مجھے حیرت کی سولی سے اتارو
پسِ دیوار سونا چاہتا ہوں

میں اس کے جانتا ہوں سب عزائم
انہیں بس عام کرنا چاہتا ہوں

جسے خود کاٹ کر آنگن میں بھر لوں
میں ایسی فصل بونا چاہتا ہوں

Marfat.com

بڑے گھر میں بجھا دو گے مجھے تم
میں اس کٹیا میں جینا چاہتا ہوں

وہ جس کی ذات سب سے معتبر ہے
اسی کا عکس بننا چاہتا ہوں

ابھی کچھ تشنگی باقی ہے نجمی
ابھی کچھ اور چلنا چاہتا ہوں

Marfat.com

○

دلوں میں ہر گھڑی کھٹکا جہاں بیدار ہوتا ہے
وہاں پر جوہر قابل سدا بیکار ہوتا ہے

یہ کیسے حادثے مجھ کو دکھاتی ہیں مری آنکھیں
جسے رستہ سمجھتا ہوں وہی دیوار ہوتا ہے

نمایاں ہو کے جو چہرہ سما جاتا ہے آنکھوں میں
وہی تمثیل کا اک مرکزی کردار ہوتا ہے

رضا دل کی نہ شامل ہو تو اکثر ہم نے دیکھا ہے
قدم دوچار چلنا بھی بڑا دشوار ہوتا ہے

مصائب کے سبھی پتھر تراشے جو سلیقے سے
حقیقت میں بڑا سب سے وہی فنکار ہوتا ہے

خراج فن یوں لیتی ہے زمانے سے ہنرمندی
کہ ہر تعمیر کے اندر چھپا معمار ہوتا ہے

Marfat.com

کبھی تنقید سے فرصت ملے تو سوچنا اتنا
کہ کانٹوں سے تہی دامن کہاں گلزار ہوتا ہے

تری وابستگی ہم کو کہیں جانے نہیں دیتی
کہ تجھ سے دور ہونا بھی تو اک آزار ہوتا ہے

محبت کے سبھی گھاؤ اگرچہ خوب ہیں نجمی
مگر ہے کارگر وہ ہی جو دل کے پار ہوتا ہے

Marfat.com

○

چھوڑ کر سب چل دیئے ہیں گردشوں کی بھیڑ میں
میں اکیلا رہ گیا ہوں حادثوں کی بھیڑ میں

وہ نمودِ ذات سے باہر کبھی نکلا نہیں
ڈھونڈتا اس کو رہا میں صورتوں کی بھیڑ میں

ہم نے سوچا کر دیئے پورے تقاضے پیار کے
اک تبسم بانٹ کر ان غم زدوں کی بھیڑ میں

لب پہ میرے آ گئی تھی اک دعائے مہرباں
غم زدہ جب باپ دیکھا بیٹیوں کی بھیڑ میں

جلبِ زر کے جال میں سب ہی یہاں آتے گئے
گم ہوئی تھی ہر ضرورت خواہشوں کی بھیڑ میں

Marfat.com

اپنی اپنی داستانِ شوق سارے کہہ گئے
کھو دیا ہے خود کو میں نے دوستوں کی بھیڑ میں

اک سرابِ زندگی ہے اب تو میرے سامنے
کھو گئیں ہیں منزلیں سب راستوں کی بھیڑ میں

دیکھتا ہے کون نجمی ان کی سانسوں کی حیات
عمر جن کی کٹ رہی ہے حسرتوں کی بھیڑ میں

Marfat.com

○

دل کے گھاؤ یوں بھر دیے کس نے
پاؤں زنجیر کر دیے کس نے

بھول بیٹھے تھے جو اڑانوں کو
ان پرندوں کو پر دیے کس نے

کس نے پھینکے ہیں یہ حسیں منظر
رنگ آنکھوں میں بھر دیے کس نے

جل نہ جائے شفق کی سرخی سے
خوبصورت یہ ڈر دیے کس نے

مجھ سے ہمدردیاں جتانے کو
پیڑ یہ بے ثمر دیے کس نے

راستے تم بدل کے چلتے ہو
یہ سلیقے مگر دیے کس نے

Marfat.com

کس نے سر بستہ راز کھولے ہیں
راکھ کو پھر شرر دیے کس نے

ساتھ چلتے ہو اجنبی بن کر
تم کو ایسے ہنر دیے کس نے

دل دریچوں کو کھول کر نجمی
عمر بھر کے سفر دیے کس نے

Marfat.com

○

تم دل کی باتیں کہنے سے کیوں نجمی یوں گھبراتے ہو
کن چہروں کو تم تکتے ہو کن رستوں میں کھو جاتے ہو

کیوں پاس اداسی رکھتے ہو ہم مل کے اسے اب بانٹیں گے
کیوں شام چھپا کر آنکھوں میں چپ چاپ سلگتے جاتے ہو

تم کھو کر بھیگی شاموں میں مل جاؤ ان ہنگاموں میں
کیوں ریت سہارے جیتے ہو کیوں خود کو یوں بہلاتے ہو

سب آنچل ایک ہی جیسے ہیں یہ رنگوں کا سب دھوکا ہے
پھر ان کے لئے کیوں سینے میں چاہت کی آگ جلاتے ہو

ہاں دل والے مجبور ہوئے' کچھ خواب تھے چکنا چور ہوئے
یہ قصہ بھول بھی جانے دو' کیوں رہ رہ کر تڑپاتے ہو

اب سر سے پانی گزر گیا' جو کچا تھا رنگ اتر گیا
تم پھر بھی ظلم یہ سہتے ہو' سچ کہنے سے کتراتے ہو

Marfat.com

اب دیکھو شام کے منظر کو، یا دیکھو چاند کے پیکر کو
یہ باتیں چھپنے والی ہیں تم ہم سے جنہیں چھپاتے ہو

تم گھٹ کر یوں مر جاؤ گے کچھ اپنی کہو کچھ ہم سے سنو
یہ جبر کے پتھر ہیں جن کا تم دل پر بوجھ اٹھاتے ہو

جو ہونی تھی وہ گزر چکی وہ پیار کی ندّی اتر چکی
اب کس کے لئے تم نجمی یہ طوفان اٹھائے جاتے ہو

Marfat.com

○

ترے بن مجھ کو جینا آ گیا ہے
یہ مشکل کام دل کو بھا گیا ہے

عجب انداز سے تو دیکھتا ہے
ذرا سی بات پر شرما گیا ہے

تری پرواز میں تیزی نہیں ہے
کوئی افکار کو الجھا گیا ہے

کرن امید کی مدھم ہوئی جب
وہ سمجھے چاند ہی گہنا گیا ہے

تصوّر میں اسے جب بھی بلایا
دلِ بے تاب کو تڑپا گیا ہے

ہمیں اپنوں سے مطلب ہی کہاں ہے
ہمیں تو غیر بھی اپنا گیا ہے

Marfat.com

دلوں پر برف جتنی جم چکی تھی
کوئی اک آن میں پگھلا گیا ہے

مرا ہمزاد تھا جو پاس آ کر
خوشامد سے مجھے بہلا گیا ہے

تجھے کس نے کہا اقبال نجمی
مسافر لوٹ کر گھر آ گیا ہے

Marfat.com

○

کب سے دھڑکا ہے یہی دل کو لگا رستے میں
چھوڑ جائے نہ کہیں راہ نما رستے میں

جب کسی خوف کی چادر نے بڑھائے سایے
بڑھ کے ہمراز بنی میری صدا رستے میں

گزرے موسم کے الم بھول گیا ہوں سارے
لے کے خوشبو جو ملی بادِ صبا رستے میں

وقت سے سایے کی امید اگر رکھتا ہے
اپنے ہاتھوں سے کوئی پیڑ لگا رستے میں

تجھ کو تنہائی کا احساس نہ ہونے پائے
اس کی یادوں کے شگوفے تو کھلا رستے میں

مجھ کو شبّیر کے مانند سفر کرنا ہے
لاکھ پڑتا ہے اگر کرب و بلا رستے میں

Marfat.com

تو ہی اے گردشِ آلام بتا دے مجھ کو
کون منزل پہ گیا کون رہا رستے میں

میں ضیا بار فضاؤں سے تہی ہوں کب سے
جو جلایا تھا وہی دیپ بجھا رستے میں

آ نہیں سکتا اگر اس کے مقابل نجمی
کیوں اٹھا رکھی ہے دیوارِ انا رستے میں

Marfat.com

○

کسی کے حسن سوال میں ہوں
نہ پوچھ کیسے میں حال میں ہوں

وہ بات اپنی سے ڈر رہا ہے
میں اپنے دشمن کی چال میں ہوں

میں لڑ رہا ہوں بقا کی خاطر
وفا کی روشن مثال میں ہوں

مری تو دنیا ہی مختصر ہے
تلاشِ رزقِ حلال میں ہوں

میں اپنی منزل کو پا ہی لوں گا
اگرچہ عسرت کے جال میں ہوں

ہے فکر تجھ کو کیوں میری اتنی
میں کب سے تیرے خیال میں ہوں

Marfat.com

وہ چاہے جیسے بھی آزمائے
کہ اک جہانِ کمال میں ہوں

تری رفاقت کی چاہ رکھوں
میں کب سے شوقِ جمال میں ہوں

جو لطف بانٹے جہاں میں نجمی
وہ اک محبت کا جال میں ہوں

Marfat.com

○

یہ کس کی چاہت کا نور پھیلا مری محبت کے گلستاں میں
مسرتوں کا صحیفہ لے کر یہ کون آیا ہے شہرِ جاں میں

ابھی تو سارے قیاس اپنے بتا رہے ہیں زمین والے
کسے خبر ہے کہ کیا قیامت مچی ہوئی ہے ستارگاں میں

نہ کوئی آنسو ہے پاس تیرے نہ کوئی جگنو نہ ہے ستارہ
سمجھ نہ آئے کہ زیست کیسے بتا رہا ہے تو اس جہاں میں

ابھی خیالوں کے طاقچوں پر چراغ مدھم سے جل رہے ہیں
ابھی تو جادو کھلا نہیں ہے مری زباں کا مرے بیاں میں

نہ جس سے دل کا ہے کوئی رشتہ مزاج جس سے نہیں ہے ملتا
اسے میں شامل کروں تو کیسے بتا دے اپنے ہی دوستاں میں

ہوا کے پیچھے وہ بھاگتا ہے بھلا مقدر یوں جاگتا ہے
اسے کہو کہ وہ لوٹ آئے سکون پائے گا آشیاں میں

Marfat.com

جو اک زمانے کو روشنی دے جو ہر قبیلے کو آگہی دے
یہ آرزو ہے رہوں میں شامل ہمیشہ ایسے ہی کارواں میں

یہ کون آ کر یوں ریگِ ساحل پہ دائرے سے بنا رہا ہے
ہوا کی صورت جو چل رہا ہے پکارتا ہے یہ کس زباں میں

میں سوچتا ہوں کہ عمر بھر کا ریاض سارا ہی رائیگاں ہے
پڑھا لکھا ہے جو میں نے نجمی اگر نہ آیا وہ امتحاں میں

Marfat.com

○

میرے دل کا بوجھ ہلکا تم ذرا ہونے تو دو
میری کٹیا میں بھی روشن اک دیا ہونے تو دو

اس کو ہونٹوں سے لگا کر میں پیوں گا جھوم کر
بے رخی کے زہر کو وجہ شفا ہونے تو دو

وسعتِ صحرا میں سورج بھی سمٹتا جائے گا
اس طبیعت کو ذرا شعلہ نما ہونے تو دو

روح کی تاریک وادی جگمگائے گی ضرور
خامشی سے تم مجھے محوِ دعا ہونے تو دو

پھول سچ کے کھل اٹھیں گے عارض و رخسار پر
رسم شبیری کبھی دل سے ادا ہونے تو دو

چاند بن کر ہر مسافر کے چلوں گا ساتھ میں
میرے آنگن میں یقیں کی تم ضیا ہونے تو دو

Marfat.com

سوچ سب کی ہے ضرورت کے ابھی زیرِ اثر
کام بھی ہو جائیں گے اس کو رہا ہونے تو دو

خود بخود آسان منزل دیکھنا ہو جائے گی
ان کی میرے ساتھ شامل تم رضا ہونے تو دو

بن کے نجمی روشنی آواز پھیلے گی مری
سامنا تاریکیوں سے تم مرا ہونے تو دو

Marfat.com

تعلق کی گرہیں جو درمیاں ہیں
تو پھر آباد چاہت کے جہاں ہیں

مہک اٹھتی تھیں جن سے یہ فضائیں
وہ خوشبو کے پرندے اب کہاں ہیں

مری آنکھوں کو اک چپ سی لگی ہے
حقیقت کی یہ کیسی ترجماں ہیں

مکدر ہے اگر یہ شیشۂ دل
تو اس کے فیصلے پھر رائیگاں ہیں

زمانے کی شکایت ہے لبوں پر
نجانے اس سے کیوں ہم سرگراں ہیں

سجے چہرے نظر میں رفتگاں کے
محبت کی حسیں اک کہکشاں ہیں

سجے تھے جو کسی منظر میں نجمی
انہی کے دیکھ لو زندہ نشاں ہیں

Marfat.com

پھول کھلنے دے یہاں درد کے آنسو لے جا
اپنا بارود مرے شہر سے اب تو لے جا

ان سہاروں کی ضرورت ہی نہیں ہے مجھ کو
مجھ پہ احساں نہ جتا اپنے یہ بازو لے جا

اس کی محفل میں توجہ کے جو قابل ٹھہریں
ساتھ اپنے تو وہی پیار کے آہو لے جا

راس آئے ہیں مجھے ہجر کے تپتے لمحے
دور مجھ سے تو ابھی وصل کی خوشبو لے جا

مجھ کو ان سرد ہواؤں کے حوالے کر دے
اپنی خورشید نگاہوں کے یہ جگنو لے جا

ان دریچوں سے گزرنے دے ہوائے تازہ
دور مجھ سے یہ مصائب کی کڑی لو لے جا

اس سے ملنے کے لئے راہ بنا لے نجمی
جس سے مانوس رہا ہے وہ ہی جادو لے جا

Marfat.com

کون اترا زندگی کی جھیل میں
درد پھیلا بے بسی کی جھیل میں

ٹھہرے پانی میں بنے ہیں بلبلے
کوئی ڈوبا بے حسی کی جھیل میں

اہلِ زر کے جال ہم کو کھینچ کر
پھینکتے ہیں مفلسی کی جھیل میں

کیا اسی میں ہے ہماری عافیت
ڈوب جائیں خامشی کی جھیل میں

ان کی آنکھوں میں تو دیکھو جھانک کر
کیا لکھا ہے روشنی کی جھیل میں

چاہتوں کے پھول سطحِ آب پر
تیرتے ہیں بے خودی کی جھیل میں

کون نجمی کر گیا سرگوشیاں
دھیرے دھیرے تیرگی کی جھیل میں

Marfat.com

اس لئے محفوظ اب تک یہ جنوں کے شر سے ہے
کشمکش اس ذہن کی جاری دلِ خود سر سے ہے

یہ کہانی نامکمل ہے ابھی تک اس لئے
وہ ہے پس منظر میں یا کہ دور اس منظر سے ہے

جس نے توڑا شیشۂ دل بے رخی کے وار سے
آج بھی انسان کو چاہت اسی پتھر سے ہے

رفتہ رفتہ میں نے یہ تسخیر کرنا ہے جہاں
کل کا اندازہ مجھے تو آج کے تیور سے ہے

شام ہے تنہائی ہے اور دور ہے بستی کوئی
گفتگو جاری مری اک دلنشیں خاور سے ہے

جس قدر چاہو سجاؤ اس کو سیم و زر سے تم
جسم کی ہر دلکشی کردار کے جوہر سے ہے

اختلافِ باہمی اب بڑھ رہا ہے اس لئے
آج کا انسان نجمی دور اس محور سے ہے

Marfat.com

○

محبوب جو رکھتے ہیں روایاتِ کہن کو
تہذیب وہ دیتے ہیں زمانے کے چلن کو

جانے سے ترے پیار کے آنگن میں چلی جو
اس لو نے جلایا ہے مرے خستہ بدن کو

ان دیکھے کئی جذبے تجھے پیار کریں گے
سوچوں کے چمن زار میں رکھا ہے سخن کو

ہر طور گلابوں کی جراحت ہے ضروری
دینے ہیں نئے رنگ اگر صبح چمن کو

شعلوں کا دیا روپ انہیں جس کی طرح نے
حیرت ہے نہ سمجھا وہی پھولوں کے چلن کو

اس جبر کے موسم سے رہائی نہ ملے گی
گر دور نہ کر پائے طبیعت کی گھٹن کو

Marfat.com

خوشبو کو جگانے کا حسیں فرض نبھا ہے
اے کاش کوئی لائے یہاں ایسی پون کو

مشکل ہے ترے دور میں توقیر سے مرنا
پھرتے ہیں کئی لوگ لئے اپنے کفن کو

گھر اپنا بنا کر بھی بے گھر ہی رہے نجمی
کس حال میں رکھا ہے یہاں خاکِ وطن کو

Marfat.com

○

کھلے تبسم لبوں پہ تیرے نظر سے چھلکے تری سویرا
مری دعا ہے رہے ہمیشہ بہار جیسا مزاج تیرا

یہ تنگ ظرفی نہیں ہے اچھی تو دل کھلا رکھ کے سب سے ملنا
درخت وہ ہی بھلا لگے ہے ہو جس کا سایا بہت گھنیرا

مرے تعاقب میں کون آیا یہ کس نے عزم سفر ہے باندھا
یہ کس نے بدلی روش ہے اپنی یہ کس کو گردش نے آن گھیرا

نگل رہے ہیں یہ زہر کیسا' کیوں اس قدر ہے سکوت طاری
یہ سانپ کیسے نکل پڑے ہیں ڈرا ڈرا سا ہے کیوں سپیرا

مجھے خبر ہے وہ کتنے پانی میں آجکل ہے مگر میں چپ ہوں
بڑھا رہا ہے وہ قد جو اپنا تو اس میں نقصان کیا ہے میرا

میں اک خدا کی خدائی جانوں اسے ہی اپنا خدا میں مانوں
اسی کے آگے میں دل کی کہہ دوں ہو صبح چاہے یا ہو اندھیرا

Marfat.com

جھکا ہوا ہے جو سر اٹھاؤ لبوں پہ اپنے ہنسی سجاؤ
نہ گھر کو چھوڑو نہ بستی اپنی جلاؤ مشعل کرو سویرا

مری ہی جانب کیوں اٹھ رہی ہیں سبھی کی نظریں سبھی کے چہرے
کہا ہے میں نے جو سچ تھا نجمی یہی ہے شاید قصور میرا

Marfat.com

○

مجھ پہ ایک جادو سا اس کا پیار کر دے گا
جس طرف سے گزرے گا وہ بہار کر دے گا

وہ مجھے تبسم کی چاندنی میں رکھتا ہے
اس کا یہ کرم مجھ کو بے قرار کر دے گا

منتظر میں رہتا ہوں ان سلونی شاموں کا
کوئی جن کو چپکے سے پروقار کر دے گا

آدمی کی کیا کہیے ہر شرف سے عاری ہے
بات کو یہ سنتے ہی اشتہار کر دے گا

سلسلہ یہ خوابوں کا ٹوٹنے ہی والا ہے
خوف میرے اندر کا ان پہ وار کر دے گا

Marfat.com

بے اساس رشتوں کو ٹوٹنا تو ہے آخر
سانحہ یہ ہو گا جب دل فگار کر دے گا

لفظ ہی تو مرہم ہیں لفظ ہی تو قاتل ہیں
آج ان کے معنی وہ آشکار کر دے گا

کیا خبر تھی نجمی یہ غم گسار میرا ہی
میرے دل کے جذبوں کو بے کنار کر دے گا

Marfat.com

○

بنے تھے خواب جو میں نے سہانے مل گئے ہیں
ترے آنے سے جینے کے بہانے مل گئے ہیں

وہ جن کو لب کشائی کا ملا ہے اذن تم سے
وہ اپنی خاک میں کب کے نہ جانے مل گئے ہیں

ترے آنے کا ہے اعجاز یہ کیسا بتا دے
فضاؤں کو ہواؤں کو ترانے مل گئے ہیں

گرہیں دل کی وہ کھولے گا کیا ہے عہد اس نے
ورق شاید اسے بھی کچھ پرانے مل گئے ہیں

تری یادوں سے لمحے جب تصور کے سجے ہوں
مجھے محسوس ہوتا ہے خزانے مل گئے ہیں

Marfat.com

رکے پھر گردشِ ساغر رکے جب ہاتھ تیرا
یہاں آ کر لگے ایسا زمانے مل گئے ہیں

خزاں بھی راس ہے اس کو عجب ہے یہ طبیعت
اسے اس میں بھی مطلب کے فسانے مل گئے ہیں

میں کہتا ہوں غزل نجمی اسی خاطر کہ اس میں
مجھے کچھ دکھ سمونے کے ٹھکانے مل گئے ہیں

Marfat.com

○

آرزو کی فصل بوئی جب بنامِ زندگی
دستکیں دینے لگی پھر آ کے شامِ زندگی

اک خوشی کو سب غموں کے ساتھ شامل کر دیا
یوں کیا ہے اب کہ میں نے اہتمام زندگی

میں نشاط و کیف میں ڈوبا رہا صبح و مسا
مجھ کو یہ معلوم کب تھا یہ ہے دامِ زندگی

تشنگی اب بھی وہی ہے جو کہ پہلے روز تھی
جب بھی دیکھا خالی پایا میں نے جامِ زندگی

اک کتابِ شوق کی صورت اسے پڑھتا گیا
اس طرح کرتا رہا میں احترامِ زندگی

Marfat.com

جس کی چاہت کو مٹایا بے نیازی نے تری
کس کی خاطر وہ کرے اب التزامِ زندگی

ضوفشاں جن سے چراغِ عظمتِ آدم ہوا
اصل میں سمجھے وہی تھے کچھ مقامِ زندگی

وہ ضمیرِ خاک کو بہلا رہے ہیں آج بھی
جن کا نجمی کام ہے بس انتقامِ زندگی

Marfat.com

○

آپ نے تو آج کا اخبار دیکھا
اس میں سچ کا بھی کوئی اظہار دیکھا

چاند بن کر جو مرے آنگن میں اترا
وہ بھی لوٹا تو اسے بیمار دیکھا

سخت جانی تھی مری جو بچ گیا میں
ورنہ اس کا آپ نے بھی وار دیکھا

جو سہارا بننے آیا دو گھڑی کو
اس کو ہوتے ریت کی دیوار دیکھا

نوچ ڈالا مجھ کو میرے ناخنوں نے
ان کو بنتے ظلم کی تلوار دیکھا

Marfat.com

جس کے دائیں ہاتھ میں ہے کائنات
اس کی وسعت کو کبھی سرکار دیکھا

یہ فیوڈل اس زمیں کے کیا خدا ہیں
بات کرنے کا کبھی اظہار دیکھا

ان لبوں پر آج بھی انکار ہی تھا
جن کی آنکھوں میں ذرا سا پیار دیکھا

اس نگر میں کیسے نجمی چاند اترے
جس کو دیکھا زرد رو بیمار دیکھا

Marfat.com

○

وہ جو خود سے بے خبر ہے' وہ خبر کیا لائے گا
وہ تو ٹھہرے پانیوں کو بس ذرا گدلائے گا

میں تو صحرا کو چمن اس آس پر کہتا رہا
کوئی سورج تو مجھے بھی صبحِ نو دکھلائے گا

میری وحشت کو اسیری کی ضرورت ہی نہیں
یہ بگولا رقص کرکے خود بخود مٹ جائے گا

یہ فضا تھرائے گی بس ایک لحظہ کے لیے
ہر صدا کا ایک پتھر اس میں جب گر جائے گا

میں وہ معنی کا جہاں ہوں جب بھی لفظوں میں ڈھلوں
فکر میرا مجھ کو سارے دہر میں پھیلائے گا

Marfat.com

اس زمیں پر ہر طرف ہوں گے ستارے پیار کے
برف پگھلے گی تو موسم پھول ہی کا آئے گا

عارضی تسکین بھی اب مجھ سے وہ چھینے گا یوں
خواب اپنے آ کے میری نیند کو دے جائے گا

جس کی خاطر رنگ سارے شام نے بکھرا دیے
اس بدن کو صبح کا اب نور بھی نہلائے گا

میں تری رعنائیوں میں اس طرح کھو جاؤں گا
وقت کا احساس ہی نجمی جدا ہو جائے گا

Marfat.com

○

کاش ہوتے ہم میں اتنے حوصلے
وہ ہی لکھتے جو کہ نجمی سوچتے

کاش کرتے ہم بھی اپنا سامنا
اپنے ہاتھوں اپنی گردن کاٹتے

ہر بدن کو دے رہے ہیں لذتیں
آج سب کی خواہشوں کے ذائقے

کون دے سچی گواہی اب یہاں
نقش اپنا کھو چکے ہیں آئینے

بات کرنا اس لیے مشکل ہوا
سی دیے خود آگہی نے لب مرے

Marfat.com

گم ہوئے بے چہرگی کی بھیڑ میں
مختصر سے اس سفر میں جو ملے

تپتے لمحوں نے ہمیں فرصت نہ دی
روپ کے موسم سبھی اڑتے گئے

زندگی کے دائرے میں قید ہیں
درد کا ہم پیرہن پہنے ہوئے

جو ہیں پتھر راہ میں تعمیر کے
بڑھ کے آگے ان کو بھی توڑ دے

Marfat.com

○

نظر کی جنبشوں سے جو دلوں کا حال پڑھتے ہیں
مرے اشعار کو وہ ہی حقیقت میں سمجھتے ہیں

عبارت سانس لیتی ہے مرے اشعار میں ڈھل کر
کمالِ فن کے سورج اب مرے ہاں یوں چمکتے ہیں

کھلی ہے سامنے میرے حسیں الفاظ کی چادر
لکھوں اشعار جب اس سے ستارے سے بکھرتے ہیں

کیا ہے قید خوشبو کو یوں شعروں میں سلیقے سے
ورق الٹیں جہاں سے بھی حسیں چہرے ابھرتے ہیں

پڑے تھے لفظ جو مردہ انہیں زندہ کیا میں نے
میری فکرِ رسا سے یہ نئے مفہوم دیتے ہیں

Marfat.com

زمانے کی بناتے ہیں نئی تصویر کاغذ پر
مری سوچوں کے بادل جب کسی پیکر میں ڈھلتے ہیں

کنول چھوڑے ہیں میں نے جو یہ پتھر کے سمندر میں
نظر جب ان پہ پڑتی ہے تو شیشے بھی پگھلتے ہیں

مرے اشعار کا نجمی عجب یہ بھی کرشمہ ہے
دیارِ جاں میں یہ ہر دم نیا احساس بھرتے ہیں

Marfat.com

دن کی محنت ہی یہاں پر جب لہو ہونے لگی
رات کی وحشت جواں پھر چار سو ہونے لگی

دل کی باتیں دل میں رکھنے کا ہنر جب آ گیا
پھر ہماری موسموں پر گفتگو ہونے لگی

بڑھ گیا آوارگیٔ شوق اپنا اس قدر
خود سے ملنے کی ہمیں اب آرزو ہونے لگی

جب سے حاصل ہو گئیں ہیں ہم کو ان کی قربتیں
ان کی نظروں میں محبت سرخرو ہونے لگی

جن کو رکھا ہے سدا ہی جبر کے ماحول میں
ان سے کیوں کر اس زمیں کی اب نمو ہونے لگی

رنگ بھرنے کون آیا کس کا پھیلا نور ہے
کس کے آنے سے فضا یہ مشکبو ہونے لگی

دیکھتا ہوں ایک ایسا خواب نجمی ان دنوں
کیا ملے تعبیر اس کی جستجو ہونے لگی

Marfat.com

○

جو تحریریں سدا مہکی رہیں گی
وہ لوحِ وقت پر لکھی رہیں گی

سمندر بھیج دے کتنی ہوائیں
ہوس کی کھیتیاں سوکھی رہیں گی

اٹھیں گے شوق کے بادل نہ جب تک
نظر کی بجلیاں سوئی رہیں گی

علاجِ درد ہو پایا نہ ہم سے
تو پھر یہ سسکیاں اٹھتی رہیں گی

اگر بے رنگ منظر ہیں' تو کیا ہے
دلوں میں خواہشیں اگتی رہیں گی

مری خاموشیوں کو دیکھتے ہو
یہ بن کے داستاں پھیلی رہیں گی

چھٹے بادل جو نجمی تیرگی کے
تو کرنیں نور کی بکھری رہیں گی

Marfat.com

منظومات

Marfat.com

Marfat.com

پہچان

مظاہر یہ جو بکھرے ہیں
تری پہچان کی مولا، ہمیں تعلیم دیتے ہیں
یہ ہست و بود کا جاری بھلا ہے سلسلہ کب سے
میں جب بھی سوچتا ہوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے
ازل سے تو نہیں ہے یہ، ازل کے بعد ہو شاید
ازل تو تیرا اپنا تھا
ازل کا بھید ہے سارا، شعور و فہم سے بالا
مگر پھر ایک وحدت سے نئی وحدت
کسی صورت میں آتی ہے
یوں ہست و بود کا جاری نیا اک سلسلہ پیدا جو ہوتا ہے
تو پھر سے اک نئی وحدت نئی صورت میں آتی ہے
اسے شامل تو کر دیتا ہے مادے میں
اسے اک جسم ملتا ہے
عمل سے ارتقا کے جب گزرتا ہے مری تخلیق ہوتی ہے
مجھے اپنے مظاہر میں جگہ دے کر تو کہتا ہے

Marfat.com

مظاہر یہ جو بکھرے ہیں
مری پہچان کی تم کو سبھی تعلیم دیتے ہیں
تری پہچان تو اتنی مرے مولا نہیں مشکل
مگر اس بھید کے بارے ' میں جب بھی سوچتا ہوں تو ' مجھے محسوس ہوتا ہے
کہ اس کا اک سرا تو نے دیا ہے میرے ہاتھوں میں
مگر جو دوسرا ہے وہ!
وہاں تک تو رسائی ہی نہیں میری
شعور و فہم سے بالا ازل کا بھید ہے سارا
ازل کے بعد کا قصہ سنا سکتا ہوں میں سب کو
ازل کا بھید پانے کو تری پہچان کرنے کو ' مظاہر میں ' میں گم ہو کر
تری جانب لپکتا ہوں
مگر پھر لوٹ آتا ہوں
ازل کا بھید پانے کو
تری جانب مجھے جانا پڑے گا اب
مجھے جانا تو ہے نجمی
مگر صورت ' جو میرے پاس ہے اس کو
حوادث نے یوں گھیرا ہے کہ یہ صورت ازل کا بھید کیا پائے
مظاہر کی اسے پہچان مشکل ہے

Marfat.com

غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

غلامانِ محمدؐ ہیں
اگر سوچیں تو پھر ہم کو یہی اعزاز کافی ہے
مگر سوچا کبھی ہم نے
کہ جو کرتے ہیں دعویٰ ہم کہاں تک اس میں سچے ہیں
ہمیں یہ سوچنا ہو گا

○

سمجھتے ہیں کمی کوئی اگر اس میں
تو پھر ہم کو عمل تبدیل کرنا ہے
اسی سانچے میں ڈھلنا ہے
اسی اسوہ پہ چلنا ہے
ہمیں پہچان کو اپنی
وہی اک رنگ بہتر ہے جو اعلیٰ ہے جو ارفع ہے
اسی میں خود کو رنگنا ہے' اسی خاطر
عمل میں اپنے لائیں گے جو تبدیلی
تو پھر یہ کہہ سکیں گے ہم غلامان محمدؐ ہیں

Marfat.com

○

غلامانِ محمدؐ ہیں' تو پھر آؤ

نقوشِ پائے اقدس کو بنائیں جادۂ منزل

کہ یہ میراث مومن ہے کلیدِ کامرانی ہے

اسی میں ہی رضائے خالقِ اکبر بھی مضمر ہے

Marfat.com

اجازت

مرے مولا

مجھے اپنی خدائی سے
عطا کر دے، تو اک لمحہ

کہ جس میں لفظ کن کہہ کر

بھروں تیرے جہاں کو میں

محبت کی حرارت سے

بکھیروں امن کے نغمے

فضاؤں میں

مرے مولا

اجازت دے

مرا حرفِ دعا تاثیر سے بھر دے

Marfat.com

تاج محل

کچھ رنگ دھنک سے مانگے ہیں
کچھ پھول چنے ہیں گلشن سے
کچھ توڑ کے تارے پلکوں سے
کچھ اٹھتی آہیں سینوں سے
کچھ شکوے تھے جو ہونٹوں پر
کچھ شکنیں تھیں جو ماتھے پر
ان رنگوں اور خوشبوؤں سے
ان آہوں سے ان اشکوں سے
ان پیار کے سچے جذبوں سے
اک تاج محل تعمیر کیا
اور شہرِ دل آباد کیا

Marfat.com

فاصلوں کی سرحدیں

اجنبی ہوں میں یہاں پر
اجنبی یہ لوگ سب میرے لیے ہیں
ان میں شامل کس طرح میں ہو سکوں گا
کیا کبھی ان کی طرح کا ہو سکوں گا

○

کس لیے میں سوچتا ہوں!
واپسی کا راستہ کیوں دیکھتا ہوں
کیا دیا ہے اس وطن نے
رات کالی
میں بدن پر اوڑھ کر' واں جی رہا تھا
وہ بھی کوئی زندگی تھی
ہاں اجیرن کس قدر وہ روز و شب تھے
مفلسی' بے روزگاری اور فاقے
رشوتوں کے سلسلے بھی دور تک تھے
کب وہاں انصاف تھا اور کب کوئی قانون ہی تھا

Marfat.com

○

ٹھیک ہے مجھ کو یہاں پر
نان و نفقہ کی سہولت مل گئی ہے' سر چھپانے کو جگہ بھی مل گئی ہے
ٹھیک ہوں بالکل یہاں پر
اس اذیت سے رہائی مل گئی ہے تھوڑی تھوڑی اب یہاں پر ہم نوائی مل گئی
ہے

○

یہ سبھی آسائشیں اپنی جگہ پر ٹھیک ہوں گی
درد کے لیکن وہ رشتے اس قدر کچے نہیں ہیں
بھول سکتے ہو انہیں تم کس طرح سے
زندگی سے دور ہو کر جی رہے ہو
تم کو جب پہچان کی مشکل پڑے گی
پھر انہی رشتوں کی جانب
یہ قدم اٹھنے لگیں گے

○

Marfat.com

ارتقا

ارتقا انسان کا' ذات کی پہچان کا
علم کا ہے اک سفر
اجتماعی زندگی اور اس میں دوستی
پیار امن و آشتی' تازگی احساس کی
روشنی کا ہے ثمر
اک سفر ہے باطنی' اک سفر ہے خارجی
ایسے کتنے ہی سفر اپنا حاصل بھی رہے
سوچتا ہوں پھر بھلا کون سے حالات تھے
جن سے بدلا یہ سماں جن کے ہونے سے یہاں
زیست کرنے کا مزہ دن بدن گھٹتا گیا
اور اب ہے زندگی مصلحت کی قید میں
آج کے اس دور میں
بے تعلق رہ کر جینا اک نیا رجحان ہے
یہ تناؤ اور انا' فاصلے یہ دوریاں
آج کے اس دور کی اب یہی پہچان ہیں

Marfat.com

کامیابی ان میں ہے کامرانی ان سے ہے
زندگی میں آچکی ہے اب کہ شاید وہ گھڑی
لوگ کہہ دیں گے سبھی
ہر عمل تخلیق کا پھل ہے اک بے موسمی

Marfat.com

زیتون کی شاخیں

زیتون کی شاخیں
یہ صلح کے جھنڈے
یہ امن کے نامے
سب بھیک کے کاسے
کب ان سے ملی ہے
یہ امن کی دولت

ہے امن میں وہ ہی
رکھتا ہے جو طاقت
رکھتا ہے جو ہمت
وہ بھیک نہ مانگے
اس کے لئے نجمی
بیکار ہیں سب ہی

زیتون کی شاخیں

Marfat.com

یہ صلح کے جھنڈے
یہ امن کے نامے
یہ بھیک کے کاسے
وہ توڑ کے پھینکے

زیتون کی شاخیں
یہ صلح کے جھنڈے
یہ امن کے نامے
یہ بھیک کے کاسے

سب توڑ کے پھندے
تُو سب چھوڑ کے دھندے
طاقت کریں یکجا
ہمت کریں یکجا
پھر امن میں ہوں گے
ہم امن میں ہوں گے

Marfat.com

ایک لمحے کی قید میں

یہ آگ مٹی، ہوا یہ پانی
کہیں پہ یکجا، کہیں علیحدہ
یہ دن مہینے یہ سال صدیاں
نجانے کب سے، نجانے کب تک
سفر ہے جاری
یہ چاند سورج
زمین زادے، فلک کے تارے، یہ سب نظارے
یہ کچھ نشاں سے، یہ کچھ صحیفے
کتاب حکمت، نظام فطرت
کلام کرنا، پیام دینا
یہ اپنی دنیا
یہ اپنی ہستی
یہ اک توازن
ہے کچھ حقیقت، یا وہم سارا
یہ اک کہانی

Marfat.com

جو نامکمل سی لگ رہی ہے
عجیب لذت یہ دے رہی ہے
میں اس کہانی کا ایک حصہ
میں اس کہانی کو پڑھتے پڑھتے ورق جو الٹوں
میں اس کہانی کا بھید پاؤں
تو کتنا نجمی میں حظ اٹھاؤں

○

Marfat.com

سوال

اس زمیں پر
روشنی کے سب صحیفے آ چکے ہیں
روشنی کو چھوڑ کر پھر
اس زمیں کے رہنے والے
جانے جبس تیرگی میں
کس لئے اب بڑھ رہے ہیں

اس زمیں پر
خوشبوؤں نے اپنے دامن وا کیے ہیں
خوشبوؤں کو چھوڑ کر پھر
اس زمیں کے رہنے والے
بے حسی کے پتھروں پر
کس لیے اب چل رہے ہیں

Marfat.com

اس زمیں پر
پیار کی جب بارشیں بھی ہو رہی ہیں
پیار امرت چھوڑ کر پھر
اس زمیں کے رہنے والے
نفرتوں کے زہر کو ہی
کس لیے اب پی رہے ہیں

Marfat.com

نئے سفر کے بعد......

نیلگوں سی فضا
روشنی روشنی
ہر طرف اک خلا
(تب میں آزاد تھا جسم کی قید سے)
میں تو چلتا گیا' آگے بڑھتا گیا
اپنی منزل سے تھا بے خبر
مجھ کو درپیش تھا جانے کیسا سفر
چلتے چلتے مجھے 'یوں لگا
جیسے مجھ سے کسی نے کہا
ٹھہر جا
دفعتاً" میں وہاں رک گیا
واں تو کچھ بھی نہ تھا
صرف قربت کا احساس تھا
ایک آواز نے پھر یہ مجھ سے کہا
امتحاں

Marfat.com

اور پھر... اور پھر

ایک پردہ اٹھا

وقت تھم سا گیا

زرد چہرہ مرا ہو گیا.... ناگہاں کھل اٹھا

(ایک احساس ہے)

اور پھر

ایک پردہ ہٹا

سامنے

ہاں مرے سامنے تھا وہ تاروں بھرا آسماں

ایک آواز نے پھر یہ مجھ سے کہا

وہ ستارے تری راہ تکتے ہیں سب

ان کے ہمراہ اب

تو رہے گا سدا

○

Marfat.com

شہرِ بے اماں کیلئے

کس نے بوئے ہیں بتاؤ تو مجھے خار چمن میں میرے
کون بے درد مسلتا ہے یہاں پھولوں کو
کون ہونٹوں سے چراتا ہے یہ پل پل خوشیاں
کس نے زنجیر کیے پیار کے نغمے آکر

امن کی چھاؤں گھنی مجھ کو ملے گی کیسے
میرے زخموں کا مداوا بھی کرے گا کوئی
تو نے سوچا تو کبھی میرے لیے بھی ہو گا
ان سلگتے سے مسائل کا بھی
تیری نظروں میں کوئی حل ہو گا

Marfat.com

تازہ زخموں کو نظر میں رکھ کر
ہم جو سوچیں تو یہ محسوس کریں گے سب ہی
دسترس میں ہیں ابھی تو یہ بہاریں بے شک
ان بہاروں کو
وفاؤں کی طلب ہے ہم سے

Marfat.com

منزل

بہت ہی دور منزل ہے
ابھی ہم سوچتے ہیں کہ
سفر اپنا کہاں آغاز کرنا ہے
ابھی تو تجربے شاید ہمیں کچھ اور کرنے ہیں
ابھی آقا ہمارے کب کوئی انداز بدلے ہیں
ابھی تک تو یہ پانی اپنے پینے کو ہیں باہر سے ہی منگواتے
بہت ہی دور منزل ہے

-----O-----

ابھی تو لوگ کتنے ہیں جو بکنے تو یہاں تیار بیٹھے ہیں
ابھی تو لوگ کتنے ہیں کھڑے جو پاؤں پر ہونے کی اہلیت نہیں رکھتے
ابھی وہ لوگ کتنے ہیں جو اٹھیں اور طاقت سے
یہ زنجیریں غلامی کی
یہ سایے سب نحوست کے
یہ پھندے سب جہالت کے
بڑھیں اور توڑ کر رکھ دیں
ابھی شاید نہ ایسے ہو مگر آخر کو ہونا ہے

Marfat.com

ابھی تک تو
بہت ہی دور منزل ہے
ابھی تو روشنی نے آنکھ کھولی ہے یہاں اپنی
ابھی رستے بنائے گی
یہاں رستے بنیں گے جب
تو پھر منظر سجیں گے کچھ
تو پھر ہم تم سے کہہ دیں گے
کہ رستا مل گیا ہے اب
کہ اب نزدیک ہے منزل

-----○-----

Marfat.com

سو جاؤ تم

سو جاؤ تم
نیند آئے تو' سو جانا ہی اچھا ہے' نیند کو اپنی آنکھوں سے دور اگر تم رکھو گے وقت سے پہلے تھک جاؤ گے' رس برساتی ان آنکھوں کو خواب سہانے تکنے دو' سو جاؤ

سو جاؤ تم
نیند آئے تو سو جانا ہی اچھا ہے' تم جاگو گے' جسم تمہارا طوفاں ایک اٹھائے گا' پیاس کے ساحل پر بیٹھے ہو نخوت سے تم پھولوں کی پتیاں کب تک نوچو گے' کب سوچو گے' نیند کو اپنے قبضے میں ہی رہنے دو' یہ روٹھی تو خود پر پھر تم نادم ہو گے- سو جاؤ

سو جاؤ تم
نیند آئے تو سو جانا ہی اچھا ہے' جاگ رہے ہو جب تک تم' دکھ بھی سارے جاگ رہے ہیں' سو جاؤ تم اس وقفہ میں (اک امکانی بات کہوں) دل یہ شاید روشن ہو' ان لمحوں میں کچے زخم جو دکھتے ہیں چین ذرا سا پالیں گے' اب بہتر ہے' سو جاؤ

سو جاؤ تم
نیند آئے تو سو جانا ہی اچھا ہے' وقت کا جادو چل جانے دو پلکوں پر جو تارے کب سے چمک رہے ہیں' مٹی میں اب بو کر ان کو' اچھا ہے تم سو جاؤ' تم کو جب آزاد فضا میں پیار ملے گا' پلکوں کے یہ نرم کنارے جب جب ٹھنڈک پائیں گے ان آنکھوں میں خواب سہانے بس جائیں گے' سو جاؤ

سو جاؤ تم
نیند آئے تو سو جانا ہی اچھا ہے' ورنہ شور یہ اندر کا اور باہر کا تم پر حملہ کر دے گا' تم چیخو گے' تم ترسو گے اور نیند نہ تم کو آئے گی' پھر درد پرانے جاگیں گے' پھر غم کے

Marfat.com

طوفاں اٹھیں گے تنہائی کا ناگ ڈسے گا' سو جاؤ تم' جسم تمہارا اینٹھ گیا ہے اس کی خاطر اب آرام ضروری ہے' سو جاؤ

سو جاؤ تم

نیند آئے تو سو جانا ہی اچھا ہے۔ ان لمحوں کی خاطر ہی تم سو جاؤ' جو چمکیلا سورج تم تک لائیں گے' وصل کا امرت آنکھوں میں ٹپکائیں گے جو اس اندھے غار کے اندر ایک چراغ جلائیں گے' روشن اور آزاد فضا میں تم کو جو لے جائیں گے' قوسیں' حلقے' پیار شوالے' رنگ مٹیالے' خوشبو' شعلے' تم کو خوب رجھائیں گے' سو جاؤ

سو جاؤ تم

نیند آئے تو سو جانا ہی اچھا ہے۔ سو کر جب تم اٹھو گے تو ہو سکتا ہے وقت کا دھارا بدلا ہو۔ اس عرصہ میں کتنا پانی بہہ جائے گا۔ کتنی گرہیں کھل جائیں گی۔ کتنے رستے بن جائیں گے۔ وقت کے پیار سمندر سے' قطرہ قطرہ چھلک رہا ہے۔ غور سے میری بات سنو' خود کو تم تسخیر کرو' ان آنکھوں میں خواب بھرو' ان کو تم سرشاری دو' سو جاؤ

سو جاؤ تم

نیند آئے تو سو جانا ہی اچھا ہے

○

Marfat.com

پروین شاکر کیلئے ایک نظم

وہ ایک خوشبو
بہار میلہ ' سجا تھا جس سے
وہ آج ہم سے بچھڑ گئی ہے
میں اس کے بارے میں جتنا سوچوں
میں خود کو اتنا اداس پاؤں
وہ ایک چہرہ حسین چہرہ
چمکتی آنکھیں ' دماغ روشن
وہ دل شکستہ ' وہ تشنہ تشنہ
مگر بہادر
جلائے اس نے چراغ روشن
سجائے اس نے حسین منظر
بنائے اس نے عجیب رستے
مہیب رستے
مہیب رستوں پر چلتے چلتے
وہ خود کلامی کے اک خلا میں چلی گئی تھی

Marfat.com

وہ اپنی ہستی کو ڈھونڈتی تھی
تلاش اس کی تھی کتنی سچی
میں سوچتا ہوں
عظیم کتنی تھی ذات اس کی
میں اس کے جانے کو یہ ہی سمجھوں
کہ اک سیارہ
جو اپنے سورج سے دور رہ کر
چمک رہا تھا
وہ اپنے سورج سے
مل گیا ہے

○

Marfat.com

خوبصورت لگے گی یہی زندگی
آدمی کی بنے گر دوا آدمی

○

سب پہ لطف و کرم جب رہے ایک سا
سب کو اچھی لگے گی یہی پھر فضا
سب ہی پائیں گے جو ایک سی روشنی
خوبصورت لگے گی یہی زندگی

○

چل پڑے گا یہاں پیار کا سلسلہ
سیدھی راہوں پہ گر یہ چلے قافلہ
دور ہو گی دلوں سے جو دل کی کجی
خوبصورت لگے گی یہی زندگی

○

Marfat.com

روک دیں گے اگر راستہ جرم کا
پھر نہ ہو گا زمیں پر نشاں ظلم کا
پھر نہ ہو گی فضا اجنبی اجنبی
خوبصورت لگے گی یہی زندگی

○

وقت کہتا ہے کیا یہ سنو دوستو
ساتھ لے کر سبھی کو چلو دوستو
سب کو ملتی رہے جو یہاں سرخوشی
خوبصورت لگے گی یہی زندگی

○

پھول تب ہی کھلیں گے ہر اک شاخ پر
آزمائیں گے جب ہم سبھی کے ہنر
جب یہ سوچیں گے ہم سب کی ہو بہتری
خوبصورت لگے گی یہی زندگی

○

Marfat.com

آج صحن گلشن کو ایسے کچھ پرندوں کی کس قدر ضرورت ہے

گھونسلے پرندوں کو کس قدر ضروری ہیں
سرد و گرم موسم میں جب ہوا کے ہاتھوں سے
قتل گاہیں سجتی ہیں یہ انہیں بچاتے ہیں

○

یہ درست ہے لیکن
ہم نے یہ ہی دیکھا ہے
جب درخت کٹتے ہوں
اور صحن گلشن میں آگ بھی سلگتی ہو
پھر سلگتی شاخوں پر گھونسلے بنانا تو
اک عمل ہے لاحاصل

○

اس طرح کے موسم میں
حکم بھی ہے ہجرت کا

○

ہجرتوں کے موسم میں
اک نئے سفر کو جب
سب پرندے اڑتے ہیں اور کوچ کرتے ہیں
ہم نے یہ بھی دیکھا ہے
ایسے کچھ پرندے ہیں
جو کہ صحن گلشن سے اپنے اس تعلق کو
یوں بحال رکھتے ہیں
زخم زخم ہوتے ہیں، خون اپنا دیتے ہیں

Marfat.com

○

حال چاہے کیسا ہو
گھونسلے بناتے ہیں
ایک ٹوٹ جائے تو دوسرا بناتے ہیں
اس کو پھر سجاتے ہیں اک بہار لاتے ہیں

○

ان کے اس عمل سے ہی
جب فضا بدلتی ہے
جب ہوا مہکتی ہے
میٹھے میٹھے بولوں سے
زندگی چہکتی ہے
کامیابی ان کی پھر
اک حوالہ بنتی ہے

○

یہ وفا کے پیکر جو
نقش چھوڑ جاتے ہیں
وہ سبھی کو بھاتے ہیں
ہم نے یہ ہی دیکھا ہے
ہم نے یہ ہی دیکھا ہے

○

Marfat.com

یہ فکر میری

یہ فکر میری' وہ فاختہ ہے درخت سے جو ابھی اڑی ہے'
نہ پوچھ کس کے وصال میں یہ بھٹک رہی ہے'
نصیب میرا کہ جس کو دکھ کے مہیب سایے' جکڑ چکے ہیں' یہ اس پہ آنسو بہا رہی ہے' ہوا کی زد میں جو آ چکا ہے' یہ اس دیے کو بچا رہی ہے' زمانے بھر کو وفا کے نغمے سنا رہی ہے' یہ گا رہی ہے۔

یہ فکر میری' میں دیکھتا ہوں یہ تنگ گلیوں میں پل کے کیسی جواں ہوئی ہے' میں سوچتا ہوں' یہ قبر ہے جو کہ میرے آگے کھلی پڑی ہے' عجب ہی اس کا مزاج دیکھا' کبھی کبھی یہ عروج مانگے' کبھی کبھی یہ زوال چاہے' یہ کس کے ایما پہ ایسا ناٹک رچا رہی ہے' میں بے خبر ہوں' یہ ساتھ اپنے مجھے بھی ایذائیں دے رہی ہے۔

یہ فکر میری' کبھی کبھی تو یہ قرض دکھ کے سبھی اتارے' گلاب رنگوں کی وادیوں سے مجھے پکارے' میں نجبی اس کی معاونت میں نہال ہوتا ہوں اس طرح سے' فضا میں بوسے اچھالتا ہوں' بدن کی خواہش جو آگ رگ رگ میں بھر رہی ہے' وہ آگ ٹھنڈی میں کر رہا ہوں' میں زخمی ہونٹوں سے سرخ پھولوں کو چومتا ہوں' میں جھومتا ہوں' میں سرکشی کے پہاڑ پر ہوں۔

یہ فکر میری' کبھی کبھی تو یہ پوچھتی ہے کیوں ریت آنکھوں میں بھر چکی ہے' کیوں رات آنگن میں آکے میرے ٹھہر چکی ہے' یہ کیا ہوا ہے کیوں پیاس ہونٹوں پر جم

Marfat.com

چکی ہے' وہ عشق میرا' وہ چڑھتی ندی کیوں تھم چکی ہے' یہ پوچھتی ہے تو سوچتا ہوں میں اس سے کہہ دوں کہ اجنبیت کا ایک صحرا ہے راستے میں' جو ریت آنکھوں میں بھر گیا ہے' پڑاؤ میرا ہے جس نگر میں وہ روپ جنگل کا لے چکا ہے' میں ایک جنگل میں رہ رہا ہوں' یہاں میں گھائل بھی ہو چکا ہوں' نہ کچھ تحفظ ہے مجھ کو حاصل' نہ میرے جذبوں کی قدر کوئی' مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے جنگل میں وحشیوں کے میں آ چکا ہوں۔

یہ فکر میری' یہ رقص کرتا کوئی ہیولا' میں جانتا ہوں کسی ستارے کی قید میں ہے ستارہ ایسا جو اپنے مرکز سے ہٹ گیا ہو' جو کتنے حصوں میں بٹ گیا ہو' میں ساتھ اس کے بھٹک رہا ہوں' مجھے یہ ترغیب دے رہی ہے' سمجھ رہا ہوں اشارے اس کے' میں اک مسافر' نئے سرابوں کے پیچھے پیچھے جو چلتا جائے جو اپنے ماضی سے خوف کھائے' جو بے رخی کا عذاب کاٹے' جو بے دلی سے بھی چلتا جائے کہ جیسے رکنا ہو موت اس کی۔

یہ فکر میری' یہ کیسے رستوں پہ چل پڑی ہے' یہ مجھ کو میری ہی دسترس سے ہے دور رکھتی' میں اس کو سرکش نہ ہونے دوں گا' مرا تو مقصد ہے اس کے دامن سے پھول چننا' میں اس کی جنسی مٹھاس چکھنا ہی چھوڑ دوں گا' میں تیز شعلہ زبان اس کی بھی کاٹ دوں گا' میں دفن کر کے رہوں گا نجمی طلسم اس کا۔

---O---

Marfat.com

بہاروں میں

بہاروں میں سلاخیں قید خانے کی اذیت کو بڑھاتی ہیں
بہاروں میں کسی کے پیار کا وعدہ نیا اک زخم دیتا ہے
بہاروں میں ملیں جو پھول تحفے میں اگر ہوں وہ بھی کاغذ کے تو کیا سوچیں
بہاروں میں گریباں چاک جو بیٹھے انہیں جا کر کوئی پوچھے
بہاروں میں بہت وہ یاد آتے ہیں کبھی اک پل یہ دل بھولا نہیں جن کو
بہاروں میں عجب ہی لطف دیتا ہے کسی دیوار کا سایا
بہاروں میں خزاں کے گیت گاتے بھی درختوں کو سنا میں نے
بہاروں میں ہوئی ہیں بارشیں کتنی مگر رنگت نہیں بدلی مرے گھر کی
بہاروں میں دھنک پہنی فضا نے جب کوئی اس پل اکیلا گھاس پر بیٹھا بہت رویا
بہاروں میں مقید ہے کسی کے پیار کی خوشبو
بہاریں تو مری محبوب ہیں لیکن' بہاروں میں بہاروں سی کوئی اب بات ہی کب ہے
کہاں خوشبو وہ یادوں کی' کہاں وہ سرمدی نغمے' کہاں وہ پیار کی رنگت
اسی خاطر کوئی موسم ہو باہر کا مرا احساس اپنا ہی سدا موسم بناتا ہے

○

Marfat.com

آئینہ

آئینہ میں نہیں دیکھتا
سامنا سچ کا کیسے کروں، تم بتاؤ مجھے
مجھ کو معلوم ہے
کیا کہے گا مجھے آئینہ
اس لیے آئینہ میں نہیں دیکھتا
اک غلط فعل دہراؤں کیسے بھلا
کس لیے ایسے حالات پیدا کروں
کوئی مجھ پر ہنسے اور میں چپ رہوں.... کس لیے
کیوں نہ ایسے کروں
آئینہ میں بنوں دوسروں کے لیے
کوئی دیکھے جو مجھ کو تو میں بول دوں
تم ہو جاہل بڑے
اور پھر دیکھ کر یوں ہنسوں
جس طرح آئینہ مجھ پہ ہنستا رہا

○○

Marfat.com

سفر آغاز کرتے ہیں

ہوس کا زہر پی کر ہم اندھیروں میں یوں اترے ہیں
کرن کوئی حقیقت کی دکھائی ہی نہیں دیتی
شعاعیں نرم لفظوں کی ہمارے ٹھوس جسموں پر اثر کچھ بھی نہیں کرتیں
سلگتے ہیں مگر پھر بھی اسی اک سمت بڑھتے ہیں
جدھر سایے 'کرپشن کے ہمیں آواز دیتے ہیں
مگر کب تک گریں گی بجلیاں تازہ گلابوں پر
گنوائے ہیں بہت ہی قیمتی لمحے جہالت میں
ہمیں اب جاگنا ہو گا' ہمیں اب سوچنا ہو گا
چلو اب بھی سنبھل جائیں' ہوس کے ان اندھیروں سے نکل آئیں
چلو نور یقیں کی رہنمائی میں
سفر آغاز کرتے ہیں
پرانے زخم ہیں جتنے انہیں ہم مل کے بھرتے ہیں

○○

Marfat.com

روپہلی کرنیں

ابھی تو جوانی کی روپہلی کرنیں نکل ہی رہی تھیں

ابھی تو تصور کی دنیا سجی تھی

ابھی پیار بن کے کسی کے بھی آنگن میں اتریں ہی کب تھیں

ابھی من کی کھیتی محبت کے بیجوں سے آباد ہو کر مہکنے لگی تھی

ابھی موسموں کی نوازش کا احساس ہونے لگا تھا

ابھی وقت کا سینہ چھیدا ہی کب تھا انہوں نے

ابھی تو گھمانے تھے پہیے انہیں وہ' جو گردش میں آئیں تو دنیا بدل دیں

ابھی بے خبر تھیں کسی کشمکش سے

ابھی سیکھنا تھا انہیں تو سمندر کی لہروں پہ چلنا

مگر کچھ حوادث نے یوں آ کے گھیرا کہ اس زندگی کے سبھی خواب ٹوٹے

نیا اک سفر تھا' سفر بھی کٹھن تھا' بھنور ہی بھنور تھے

کٹھن راستوں پر یونہی چلتے چلتے' سنبھلتے سنبھلتے

کسی ایک دن جب ذرا خود کو دیکھا

تو اپنی جوانی کی روپہلی کرنیں دکھوں کے اندھیروں میں گم ہو گئی تھیں

○○

Marfat.com

ہوا کہہ رہی تھی

ارے جانے والے
سنو بات میری' مرے پاس ٹھہرو
کبھی تم نے سوچا ہے میرے لیے بھی
کبھی تم نے پوچھا مرا حال کیسا
مرے ساتھ جو کچھ یہاں ظلم ہوتا ہے' تم جانتے ہو
یہ باتیں سنیں تو قدم میرے اٹھتے وہیں رک گئے تھے
میں حیران ہو کر کسی بت کی صورت وہیں جم گیا تھا
عجب غم زدہ سی' وہ مظلوم مجھ کو سناتی ہے بپتا
مجھے کہہ رہی تھی ذرا ان کو دیکھو' تمہارے یہ بھائی' تمہارے یہ بچے
ہمیشہ میں ان کے بھلے کا ہی سوچوں
انہیں سرخوشی دوں
انہیں تازگی دوں
انہیں زندگی دوں
مگر ان کو دیکھو
مجھے کر کے آلودہ خوش ہو رہے ہیں

Marfat.com

انہیں خوف آتا نہیں ہے ذرا بھی

تمہی ان سے پوچھو' یہ کیوں دے رہے ہیں اذیت مجھے یوں

بچاؤ مجھے تم' تحفظ دو مجھ کو

دھواں چھوڑتی ہوئی ان گاڑیوں سے

بڑے کارخانوں کی ان چمنیوں سے

یہ سگریٹ جو پیتے ہیں ان بابوؤں سے

بچاؤ مجھے تم' تحفظ دو مجھ کو

تمہارا یہ احسان مجھ پر تو ہو گا

مگر اس سے تم کو بھی راحت ملے گی

○○

Marfat.com

Marfat.com

MUHAMMAD IQBAL NAJMI AN EDUCATIONIST WRITER POET, CRITIC, JOURNALIST AND PUBLISHER WAS BORN IN 1953. HE IS M. A. IN PUNJABI FOR TWENTY SIX YEARS HE HAS SERVED THE EDUCATION DEPARTMENT. HE IS A WELL KNOWN POET OF URDU AND PANJABI. HE IS THE DIRECTOR OF FAROUGH-I-ADAB ACADEMY. HE IS THE SECRETARY GENERAL OF GUJRANWALA WRITERS CLUB, BAZME-ILMO-FUN (GRW. REGION) AND GUJRANWALA WRITERS WELFARE SOCIETY. HE IS AN EXECUTIVE MEMBER OF WRITERS GUILD OF PAKISTAN IN PUNJAB. HE IS THE CHAIRMAN OF EWAN-E-HAMD-O-NAAT. HE IS THE CHIEF EDITOR OF MUFEEZ, JAM-E-SEHAT AND DILCHASP. HE IS THE INCHARGE OF WEEKLY HUSN-E-QALAM LITERARY SECTION. HE HAS BEEN REGARDED PAKISTAN WRITERS GUILD AWARD, MASOOD KHADDERPOSH TRUST AWARD, QAUMI SERAT AWARD, JUNG + HAMDARD KUTAB KHANA AWARD. WAZ ADBI AWARD AND BEST POET AWARD FROM DOCTOR LITERARY CIRCLE. HE ATTENDED THE SIXTH WRITERS CONFERENCE.

Marfat.com